هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ
سالانہ ہندوستان۔ معاونین۔ عام۔ طلباء۔ ششماہی
[illegible]
[illegible]

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

عہ ۸۱ کتب خانہ جناب میر محمد اسحاق صاحب
ناظر ضیافت - دار الانوار
قادیان
Qadian

جلد ۲۳ | قادیان دار الامان مورخہ ۷؍ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۷؍ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرے کمسن ارادوں میں تو عزم نوجواں دیدے

جہانِ معصیت سے اُٹھ گیا ہے نور یزدانی
زمانہ چیختا ہے اب کِدھر ہے فضلِ ربّانی
جہانِ گمرہی میں ہے گناہوں کی فراوانی
فقط حرکت میں آجائے اگر اب فضل رحمانی

علم اسلام کا مجھکو خدائے دو جہاں دیدے
مجھے بانگِ درا کردے مجھے اک کارواں دیدے

اسی بانگِ درا کے زور پر مَیں کام کرلوں گا
سمجھتا ہوں دنوں میں مَیں جہاں کو رام کرلونگا
جہاں میں احمدیّت کے لئے میں نام کرلوں گا
میں اپنی صبح ہستی کی اسی میں شام کرلوں گا

جہاں برق تپاں ہو تو وہیں اِک آشیاں دیدے
نئی دنیا مجھے دیدے نیا اک آسماں دیدے

اگر برقِ تپاں کو میں بنائے آشیاں کرلوں
ترے احمدؐ کی بستی کی طرف سب کو رواں کرلوں
تو اپنی قسمتِ خوابیدہ کو پل میں جواں کرلوں
فلک کو آگ دے کر میں اگر پیدا دھوآں کرلوں

میں خالد ہوں نیا تو اس جہاں میں اِک جہاں دیدے
مرے کمسن ارادوں میں تو عزم نوجواں دیدے

مجھے شوقِ شہادت ہے مجھے جامِ شہادت دے
گناہوں سے بچائے جو مجھے ایسی عبادت دے
میں عاصی ہوں تو عاصی کو فقط اتنی سعادت دے
عبادت میں سیادت دے۔ سیادت میں قیادت دے

نہ سنگِ حوادث تو حیاتِ جاوداں دیدے
حیاتِ جاوداں ہو جو وہ مرگ ناگہاں دیدے

(ملک صلاح الدین خالد بن ملک نواب الدین صاحب مرحوم)

سلسلہ کی خبریں

(۱) ۶؍ جون۔ سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو درد سر اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرماکر ثواب حاصل کریں۔

(۳) بابو عبد القادر صاحب آف بٹالہ پوسٹل کلرک قادیان نے اپنے فرزند منیر احمد صاحب کی شادی کی تقریب پر اپنی غیر احمدی برادری اور احباب کو بٹالہ میں دعوت ولیمہ دی اور پھر قادیان میں احمدی دوستوں کو کثیر تعداد میں دعوت طعام میں مدعو کرکے ڈبل ولیمہ کیا۔ خدا تعالےٰ ان کو اس حسنِ اخلاق کا یہ اجر عطا کرے۔ کہ اپنی رضامندی کی راہوں پر ان کے تمام خاندان کو چلنے کی توفیق بخشے۔ ہم بھی بابو صاحب کو اس رواداری اور شادی فرزند کی ڈبل مبارک باد دیتے ہیں۔

(۴) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز ۹؍ جون سے ان کا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ جو ۱۵؍ جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(۵) ہمعصر روزانہ اخبار الفضل یکم جون کے بعد آج ۶؍ جون کو چار پانچ یوم کے ناگزیر ناغہ کے بعد جو کہ مشین پریس کے یکایک بگڑ جانے سے ہوا۔ شائع ہوا ہے۔ مینجر صاحب الفضل نے بے حد کوشش کی کہ اخبار کسی طرح بند نہ رہے۔ مگر کسی میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر جدید مشین خرید کر اور خراب شدہ مشین کو بنوا کر الحمد للہ کہ اخبار نکل گیا۔

(۶) ۱۴؍ مارچ کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کا یہ فیصلہ سنایا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے چار معزز اصحاب میں سے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو بری کرتے ہوئے حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب کی ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲ کالم ۳)

خریداران فاروق کو آخری اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل خریداران فاروق کے ذمہ جو چندہ واجب ہے۔ یا جن کا چندہ ۳۰ر جون کو ختم ہوگا۔ اسکی رقم درج ہے۔ ۱۴ر جون ۳۸ء کا پرچہ سب کے نام بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ اگر کسی خریدار نے ۱۲ر جون تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال کردیا یا ایسی اطلاع دیدے۔ کہ وہ فلاں تاریخ تک چندہ بھیج دیں گے۔ تو ان کے نام وی۔پی نہیں ارسال ہوگا۔ بصورت عدم اطلاع وی۔پی جاری ہوجائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ وی۔ پی واپس کرنے پر اخبار بند کردیا جائیگا۔ جن کا چندہ ۳۰ر جون کو ششماہی اول کا ختم ہوگا۔ ان کے نام بھی درج ہیں:۔

نمبر خریدار	نام خریدار	چندہ واجب
۳۵	چودھری برکت علی صاحب	عہ ر
۱۵۱	مولوی محمد اسماعیل صاحب	للعہ ر
۳۷	چودھری عبدالحق صاحب	صہ ر
۳۸	چودھری صادق علی صاحب	سے ر
۳۹	میاں محمد رمضان صاحب	عہ ۸ر
۹۱	غلام حسین صاحب جلد ساز	عہ ۱۲ر
۳۱	بابو غلام محی الدین صاحب چشتی	سے ر
۳۶	مرزا محمد عنایت اللہ صاحب	عہ ۸ر
۶۴	مستری غلام قادر صاحب	عصہ ر
۴۳	مولوی غلام لٰسین صاحب	عہ ۸ر
۱۰۱	میاں رحمت خاں صاحب	عہ ۸ر
۱۳۱	حکیم محمد موہیل صاحب	سے ر
۴۸	ملک نصیر احمد صاحب پوسٹل کلرک	عہ ۸ر
۴۹	منشی بشیر احمد صاحب مدرس	صہ ر
۵۰	رقیہ بیگم صاحبہ	عہ ر
۲۰۰	ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافسمین	صہ ر
۱۴۲	میاں محمد یوسف صاحب مرزنگ	صہ ر
۱۸۸	چودھری غلام سرور صاحب نمبردار	صہ ر
۱۰	حکیم محمد عمر صاحب رئیس اعظم سندھ	عہ ۹ر
۱۰۴	منشی برکت علی صاحب لائق	عہ ۸ر
۵۴	میاں گلاب دین صاحب زرگر	عہ ۸ر
۹۳	ملک غلام احمد خاں	عہ ۴ر
۵۲	ماسٹر غلام رسول صاحب	عہ ۸ر
۵۳	چودھری غلام حیدر صاحب سندھ	عہ ۸ر
۱۱۴	مرزا عبدالحفیظ صاحب	عہ ۸ر
۱۳۲	سید حسین صاحب ٹین میکر	عہ ۸ر
۱۱۵	چودھری قائم دین صاحب	عہ ۸ر
۱۳۳	محمد علی صاحب کلیانپور	عہ ۸ر
۵۶	سید احمد صاحب وکیل	عہ ۸ر
۵۷	میاں عبدالرحیم صاحب ہیڈ	عہ ۸ر
۲۲	مولوی عبدالعزیز صاحب پٹیالہ	صہ ر
۲۳	مولوی سراج الحق صاحب	صہ ر
۶۱	چودھری غلام مرتضٰے صاحب	عہ ۸ر
۶۰	ماسٹر محمد حسین صاحب زیدی	عہ ۸ر
۹۸	منشی احمد دین صاحب	عہ ۸ر
۶۳	محمد ابراہیم صاحب ٹانک	عہ ۸ر
۶۴	حکیم سید شاہ نواز صاحب	عہ ۸ر
۶۵	چودھری غلام قادر صاحب نمبردار	عہ ۸ر
.	محمد دین صاحب کنسٹیبل پولیس نمبر ۵۹	عہ ۱۱ر
۱۳۴	خان محمد سرور خاں صاحب نمبردار	صہ ر
۱۰۰	منشی غلام رسول صاحب جام پور	صہ ر
۶۶	چودھری فتح دین صاحب	عہ ۸ر
۱۴۷	منشی عاشق محمد خاں صاحب مدرس	صہ ر
۹۴	مستری احمد دین ولد مستری نور محمد	صہ ر
۶۷	خانصاحب نعمت اللہ برج انسپکٹر	صہ ر
۷۰	بابو عبدالحمید صاحب اکونٹنٹ	عہ ۸ر
۷۱	چودھری احمد خاں صاحب نمبردار	عہ ۸ر
۷۳	چودھری عبدالباسط صاحب طالب علم	عہ ر
۷۴	چودھری برکت علی صاحب چک نمبر ۵۶۵	عہ ۸ر
۷۵	چودھری محمد حسین صاحب چک نمبر ۳۰ ۱۱-ایل	عہ ۸ر
۱۳۵	سید محمد حسین شاہ صاحب گرداور	صہ ر
۱۳۶	محمد یوسف صاحب	عہ ۸ر
۱۰۸	میاں الٰہی بخش صاحب ملتان	عہ ۸ر
۱۰۹	میاں محمد سلیمان	عہ ۸ر
	منشی حبیب محمد عزیز احمد سامانہ	عہ ۸ر
۷۶	میاں نور الدین سکرٹری تبلیغ	عہ ۸ر
۷۷	مولوی محمد عمر صاحب مدرس	عہ ۸ر
۸۴	منشی غلام مرتضٰے صاحب پٹواری	عہ ۴ر
۹۰	چودھری غلام مصطفٰی معرفت مستری لچھمن سنگھ	عہ ۸ر
۷۸	چودھری گوہر علی صاحب داودحمزہ	عہ ۸ر
۱۳۷	مولوی غلام علی صاحب مدرس	عہ ۱۲ر
۸۲	میاں خان محمد صاحب نمبردار	عہ ۸ر
۸۳	بابو مہر الٰہی صاحب پنشنر	عہ ۸ر
	بابو نصیر الدین صاحب ہیڈ ڈرافسمین	عہ ۴ر
۱۲۶	حاجی غنی موسے صاحب	عہ ۸ر
۱۱۲	ملک شیر محمد صاحب مجوکہ کلرک	
۱۴۱	محمد ثناء اللہ بڈھالوی	
۱۱۸	منشی عبداللہ محرر ہیڈ	عہ ر
۱۱۷	منشی عبدالغفور صاحب انسپکٹر ٹانک	عہ ۸ر
۱۲۰	سید عبدالحی صاحب پٹواری نہر	عہ ۸ر
۱۲۱	بابو اللہ بخش صاحب فیروز پوری	عہ ۸ر
۱۴۰	میاں محمد عالم صاحب پنشنر پولیس	عہ ۸ر
۱۲۲	مولوی سعد الدین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	عہ ۸ر
۱۲۹	مستری عبدالرحیم مشین مین	عہ ۸ر
۱۲۷	بابو محمد شفیع صاحب	عہ ۸ر
۱۲۸	مولوی غلام محمد صاحب خادم	عہ ۸ر
۱۵۲	چودھری اللہ دتا صاحب پٹواری نہر	عہ ۸ر
۱۵۳	منشی عطاء الٰہی صاحب پٹواری	عہ ۸ر
۱۰۵	چودھری عبدالسلام خاں	عہ ۸ر
۱۵۴	منشی محمد عبداللہ صاحب پٹواری	سے ر
۱۵۵	خواجہ محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر	صہ ۳ر
	شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور	عہ ۸ر
۱۵۶	چودھری چراغ دین صاحب نمبردار	عہ ۸ر
۱۸۷	خانصاحب عباد اللہ خاں وکیل	عہ ۸ر
۱۶۲	امام علی خاں صاحب	عہ ۸ر
.	محمد بشیر متعلم چک نمبر ۳۳ جنوبی	للعہ ر
۱۶۸	منشی احمد دین صاحب ہیڈ کنسٹیبل	عہ ۸ر
۱۶۹	منشی غلام قادر صاحب دفعدار	عہ ۱۱ر
۱۷۲	ماسٹر اللہ دتا حجام	عہ ۸ر
۱۸۱	مولوی چراغ الدین صاحب مدرس	عہ ۸ر
۱۸۲	غلام محمد صاحب کوٹری	عہ ۸ر
۱۸۳	سید محمود احمد شاہ صاحب کوٹری	صہ ر
۱۸۴	ماسٹر غلام رسول صاحب ریٹائرڈ	عہ ۴ر
۱۸۵	ملک غلام محمد صاحب مجوکہ کلرک آبکاری	عہ ۸ر
۱۹۰	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ریلوے ہسپتال	صہ ر
۱۹۱	چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ	صہ ر
۱۹۴	مرزا غلام قادر صاحب عرائض نویس	عہ ۸ر
۱۹۸	بابو غلام محمد صاحب پوسٹل کلرک	عہ ۸ر
۱۹۹	منشی محبوب عالم صاحب سائیکل مرچنٹ	صہ ۶ر
۲۰۱	بابو فضل الدین صاحب اوورسیر ملٹری ورکس	صہ ۶ر
۵۵	حکیم میر سعادت علی صاحب چوک اسپاں	صہ ۲ر
۶۵	پیر اکبر علی صاحب پلیڈر ایم۔ایل۔سی	صہ ۶ر
۱۷۴	چودھری عبدالکریم صاحب ملٹری پنشن آفس	صہ ر
۴۴	مستری عبدالکریم انڈین موٹر کار کمپنی	صہ ر
۲۴۳	بابو فیض محمد خاں صاحب کلرک	صہ ر
۲۷۸	منشی حسن خاں صاحب	صہ ر
۳۸۷	مولوی محمد الدین صاحب برانچ پوسٹماسٹر	للعہ ر
۶۴۲	چودھری فضل احمد صاحب اسسٹنٹ ڈی۔آئی سکولز	صہ ر
۴۴۳	سیٹھ ابوبکر مؤلف صاحب جدہ والے	عہ ۹
۲۷۶	ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	صہ ر
۶۶	مینجر احمدیہ لائبریری کھیوڑہ	صہ ر

(بقیہ صفحہ اول)

روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ اور مصری پارٹی میں سے عبدالرب اور عبدالعزیز کو بری کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن مصری اور محمد صادق شبنم کی ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت لی۔ دونوں فریق کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کیا گیا۔ جس کا فیصلہ حال ہی میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور نے حسب ذیل سنایا ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت کو بری کردیا ہے۔ اور صرف مولوی اللہ دتا صاحب کی ضمانت برقرار رکھی ہے۔ نیز ماتحت عدالت کے بعض ریمارکس کو جو جماعت احمدیہ کے خلاف تھے نادرست قرار دیا ہے۔ شیخ مصری کی ضمانت برقرار رکھی ہے۔ اور شبنم کو بری کردیا گیا ہے۔

(۷) زنانہ نصرت ہائی سکول کی امسال میٹرک کے امتحان میں سات طالبات شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے بفضل خدا حسب ذیل پانچ کامیاب ہوئیں۔

(۱) طیبہ صدیقہ بنت حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ۵۱۸ ۔ (مبارک ہو)

(۲) سیدہ بیگم بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب ۵۳۴

(۳) صادقہ بیگم بنت عبداللطیف صاحب مرحوم ۵۱۵

(۴) حمیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب ۵۰۵

(۵) سعیدہ بیگم " " " ۴۷۳

(۸) ۲۹ر مئی ۳۸ء کو لاہور میں بعد نماز مغرب وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام ایک مذہبی کانفرنس بصدارت جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور منعقد ہوئی۔ جس میں برہمو سماج۔ عیسائیت۔ آریہ سماج اور اسلام کے نمائندگان نے "میرا مذہب اور نجات" کے موضوع پر اپنے اپنے مذہب کا نقطۂ نظر پیش کیا۔ برہمو سماج کے نمائندہ ڈاکٹر نرمل چندر۔ پادری میلا رام صاحب عیسائیت کے نمائندہ۔ ڈاکٹر بھگت رام صاحب نمائندہ آریہ سماج نے تقریریں کیں۔ اور آخر میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے اسلام کی نمائندگی میں نہایت مدلل اور پر مغز تقریر کی۔ بالآخر صاحب صدر نے مختلف مقررین کی تقریروں پر [illegible] خصوصاً [illegible] تبصرہ [illegible] اور [illegible] شکریہ ادا کیا۔ اور یہ کانفرنس نہایت کامیابی سے ۸ بجے ختم ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۳ قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجون سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۲۱

کس کی ناکامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اب بھی بولینگے؟

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

اخبار "اہلحدیث" کی متعدد گذشتہ اشاعتوں میں بعنوان "مرزا قادیانی اپنے مقصد میں فیل" اور اسی قسم کے دیگر ہیڈنگ دے کر ایک مضمون چھپ چکا ہے۔ جس کا گو پہلے کئی مرتبہ جواب ہو چکا ہے۔ اور اب بھی "الفضل" کی گذشتہ اشاعت میں دیا جا چکا ہے۔ مگر پھر اہلحدیث مجریہ ۲۷ رمئی سنہ ۳۸ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے "مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی خواب میں" کی سرخی سے بڑبڑاتے ہوئے اپنے اسی بوسیدہ اعتراض کو دوہرایا ہے۔ کہ جب مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ میرا کام تثلیث کو مٹانا عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑنا اور توحید اور عظمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قائم کرنا ہے۔ تو پھر یہ کیوں نہ ہؤا۔ اور اس کے لئے احمدیوں کا یہ جواب کہ یہ شوکت اور عظمت وغیرہ تین سو سال تک ہوگی۔ غلط ہے کیونکہ کسی دیوانی مقدمہ میں مدعی اپنے گواہوں کی فہرست داخل عدالت کردے۔ حاکم اس فہرست کے مطابق تین چار روز تواریخ برائے شہادت مقرر کردے۔ جب تک شہادت پوری نہ ہو جائے۔ مدعی کے دعویٰ کو ثابت نہیں کہہ سکتے۔ ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کا یہ مزعومہ نشان جبتک ثابت نہ ہو۔ جس کے لئے تین سو سال کی مدت ہے۔ موصوف کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اب سوال ہمارا یہ ہے۔ کہ آپ لوگوں نے مرزا صاحب کو پہلی صدی ہی میں کیوں سچا مان لیا۔ تین سو سال گذرنے دیجئے۔ پھر دیکھئے۔ کہ کیا ہوتا ہے"۔ (اخبار مذکورہ صہ کالم ۲)

مولوی صاحب نے اس مضمون اور دیگر مضامین میں ناکامی کی جو وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ وہ یہی ہیں۔ کہ اسلام کو غلبہ نہیں ہؤا۔ عیسائیت ترقی پر ہے۔ اور مسلمان بدتر سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ وغیرہ ذٰلک۔ اور یہ کہ تین صدیوں کا غلبہ بہت دور اور ایک بہانہ ہے۔ اور اب احمدیوں نے پہلی صدی میں ہی مرزا صاحب کو کیوں مان لیا۔

اس کے متعلق میں مولوی صاحب موصوف اور ان کے ہمنواؤں کو مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

(اول) یہ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشاء ہے۔ کہ میری زندگی میں سنت اللہ کے خلاف ساری دنیا اسلام قبول کرے گی۔ یا ترقی آہستہ آہستہ ہوگی؟

(دوم) کیا کسی نبی کو صادق ماننے یا اس کے صدق اور کذب کو پرکھنے کے لئے اپنے خیال باطل کی بناء پر ایک ہی بات لی جاتی ہے۔ اور دیگر تمام معیار صداقت نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں؟

(سوم) کیا فی الواقع عیسائیت ترقی میں ہے۔ اور اسلام تنزل میں یا معاملہ اس کے برعکس ہے؟

امر اول کے متعلق گذارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہرگز اور ہرگز یہ منشاء نہیں۔ کہ سنت اللہ کے خلاف یکدم اسلام ترقی پذیر ہوگا۔ اور ساری دنیا پر چھا جائیگا۔ اور حضور کی عین حیات میں یہ سب غلبہ ہوگا؟

جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بہت بڑی واقفیت کا مدعی اور ساتھ ہی اپنی دیانتداری کا بھی ادعا کرتا ہو۔ وہ کبھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ جیسی آج کل مولوی ثناء اللہ صاحب پیش کر رہے ہیں۔ اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ مولوی صاحب کا دعوے واقفیت غلط ہے۔ یا پھر دیانتداری سے کام نہیں لے رہے۔ بلکہ دھوکہ دے رہے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس سوال کا جواب کہ اسلام کی ترقی کب ہوگی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صہ ۱۸۹ تا ۱۹۰ پر دیا ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔ "میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ پورے طور پر ترقی اسلام کی میری زندگی میں ہوگی۔ یا میرے بعد۔ ہاں میں خیال کرتا ہوں۔ کہ پوری ترقی دین کی کسی نبی کی عین حیات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ انبیاء کا یہ کام تھا۔ کہ انہوں نے ترقی کا کسی قدر نمونہ دکھلا دیا۔ اور پھر بعد ان کے ترقیاں ظہور میں آئیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے اور ہر ایک اسود و احمر کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ مگر آپ کی حیات میں احمر یعنی یورپ کی قوم کو تو اسلام سے کچھ بھی حصہ نہ ملا۔ ایک بھی مسلمان نہیں ہؤا۔ اور جو اسود تھے۔ ان میں سے صرف جزیرۂ عرب میں اسلام پھیلا۔ اور مکہ کی فتح کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ سو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میری نسبت بھی ایسا ہی ہوگا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار یہ وحی قرآنی ہو چکی ہے۔ و اما نرینک بعض الذي نعدھم او نتوفینک۔ اس سے مجھے یہی امید ہے۔ کہ کوئی حصہ کامیابی کا میری زندگی میں ظہور میں آئے گا۔"

پھر اس بارے میں الوصیت کے صہ ۶ و ۵ پر فرماتے ہیں:۔ "یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے کہ جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور انکو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لأغلبن انا و رسلي۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اس طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسکی تخمریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اسکی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو۔ جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے"۔ صہ

پس ان واضح حوالجات کی موجودگی میں کیا کوئی یہ دھوکا کھا سکتا یا دے سکتا ہے۔ کہ اسلام کا غلبہ مرزا صاحبؑ کے زمانہ میں کیوں نہ ہؤا۔ الامن سفہ نفسہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے عظیم الشان براہین اور دلائل اسلام کی تائید اور مذاہب باطلہ کی تردید میں قائم کر دیئے ہیں۔ جن کا توڑنا دشمن کی طاقت میں نہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔ ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

ہر نبی کا کام اتمام حجت کرنا ہی ہوتا ہے۔ اس کا یہ کام ہرگز نہیں۔ کہ ہر مخالف کو کان سے پکڑ پکڑ کر منواتا پھرے۔ اور یہی اصول تمام انبیاء کی لائف اور ان کی جدوجہد اور قرآنی تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب اسی اصول کو تحریر فرما چکے ہیں۔ مگر واہ رے تعصب کہ جس بات کو خود تحریر کرتے اور مانتے ہیں۔ اب اس کے برعکس صرف دوسرے کو مطعون کرنے کے لئے کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔ "قرآن بلکہ ہر ایک مذہبی اور اخلاقی کتاب اور مصنف کا فرض صرف اتنا ہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اختلافی امور میں اپنی رائے کا اعلان کر دے۔ اور کہہ دے۔ چنانچہ یہی اصول ایک ریفارمر نے بتایا ہے۔ ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو۔ تم آگے چاہو مانو یا نہ مانو"

(اخبار اہلحدیث ۲۷ رجون سنہ ۱۹۳۶ء صہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امر دوم کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں جسقدر بھی انبیار آئے ہیں۔ انہوں نے اپنی رسالت اور اللہ کی توحید کو منوانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے مختلف نشانوں اور تائیدات سے ان کی سچائی کو واضح کیا۔ کبھی کسی ایک نشان پر حصر نہیں کیا گیا۔ اور اگر مخالفین نے بعض خاص نشانات کا مطالبہ کیا۔ تو ان کے مطالبے کو نامعقول گردانتے ہوئے رد کر دیا گیا۔ اگر مخالفین یہی طریقہ اختیار کریں۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے پیش کیا ہے۔ کہ جب تک ایک بات ظاہری صورت میں پوری نہ ہو۔ تب تک ماننا ہی نہیں چاہیئے۔ تو پھر کسی نبی کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور ساری دنیا کو بے ایمان رہنا پڑے گا۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) نے فرمایا۔ وانا الماحی الذي یمحو اللہ بی الکفر (مشکوٰۃ ص۵۰۷) یعنی میں وہ الماحی ہوں۔ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کفر کو مٹا دیگا۔ زرقانی میں لکھا ہے۔ "فی فتح الباري استشکل بانہ ما انمحیٰ من جمیع البلاد. کہ اسی حدیث پر یہ اعتراض پڑتا ہے۔ کہ کفر ابھی ساری دنیا سے محو نہیں ہوا۔ (زرقانی شرح مؤطا جلد ۴ ص۲۵۰۔ اور پھر قرآن کریم میں آتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدےٰ ودین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ (صف) یعنی اللہ تعالےٰ نے تمام دینوں پر غالب کرنے کے لئے اپنا رسول دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اب اگر کوئی مولوی صاحب کا شاگرد یا ہمنوا اسی بات کو لے بیٹھے۔ کہ جب تک دین اسلام کے غلبہ کی پیشگوئی پوری ہوتے نہ دیکھ لوں۔ تب تک نہیں مانوں گا۔ تو بتائیے وہ سچا ہوگا یا نہیں؟

پھر مسیح علیہ السلام کے اترنے کی پیشگوئی جو قسم کھا کر بیان کی گئی ہے۔ جب تک وہ پوری نہ ہو۔ اور اگر وہ اتر بھی آئیں۔ تو جب تک مکہ اور مدینہ کے درمیان فوت نہ ہوں۔ اور اگر فوت بھی ہو جائیں۔ تو جب تک آنحضرت کی قبر مبارک میں دفن نہ ہو جائیں۔ تو کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان نہ لائے۔ اور مولوی صاحب والے اصول کو پکڑ کر بیٹھ جائے۔ کہ جب تک فلاں فلاں بات پوری نہ ہو۔ میں تو نہیں مانوں گا۔ مولوی صاحب نے کس قدر لغو اور بیہودہ اعتراض کیا ہے۔ اس اعتراض سے کم از کم مولوی صاحب کی اصلیت کھل گئی ہے۔ کہ اگر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہوتے۔ تو ضرور حضور پر بھی یہی اعتراض کرتے۔ مگر اب چونکہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے۔ اور مسلمان کہلاتے ہیں۔ اسلیئے "خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں" پر عمل کرتے ہیں۔ ورنہ دراصل اندر سے کھوکھلے اور چھپے ملحد ہیں۔

پس اس قسم کے تمام اعتراضات کا جواب یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر نبی کو روحانی غلبہ فی الفور دیتا ہے۔ اور ظاہری غلبہ تدریجاً ہوتا ہے۔ اور ان کی صداقت معلوم کرنے کے لئے صرف ایک دو ہی معیار نہیں۔ بلکہ مختلف معیار ہوتے ہیں۔ جو ہر ایک سعید روح کو اپنے اپنے رنگ میں قائل کرتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے عظیم الشان نشانات جو پورے غلبہ پر دلالت کرتے ہیں۔ جب پورے ہو جائیں۔ تو اس وقت ایمان لانا کوئی نفع نہیں دیتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملئکۃ او یاتی ربک او یاتی بعض اٰیات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا قل انتظروا انی معکم من المنتظرین (سورہ انعام رکوع ۲۰) یعنی جب اللہ کے بعض نشانات آجائیں گے۔ تو اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ جب تک کہ وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو۔ یا اپنے ایمان میں کوئی خوبی پیدا نہ کر چکا ہو۔

پھر تعجب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذات کے ساتھ بھی بعض نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ ان کا وہ ذکر تک نہیں کرتے۔ اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اعجاز احمدی کے مقابلہ سے مولوی صاحب کا عاجز آجانا ان کی قلم کا ٹوٹ جانا اور ہاتھوں کا شل ہو جانا یہ کیا کم معجزہ ہے۔ جو حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت کر رہا ہے۔ اور سچ ہے ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

اب میں امر سوم کو لیتا ہوں۔ کہ کیا فی الواقع عیسائیت ترقی میں ہے۔ اور اسلام تنزل میں۔ اس کے لئے ایک اصول بیان کرتا ہوں۔ کہ ترقی اور تنزل نسبتی امور ہیں۔ یعنی ترقی کنندہ کی ہمت۔ طاقت جمعیت کوشش کو دیکھنا پڑے گا۔ اگر ایک فریق جو لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ اور بے شمار روپیہ خرچ کرتا اور سر توڑ کوشش ایک کام کے لئے سرانجام دیتا ہے۔ اور پھر کوئی مکر و فریب حیلہ اور دجل اس کام کے کرنے میں باقی نہیں چھوڑتا اور ایڑی سے چوٹی تک اپنا سارا زور خرچ کرتا ہے۔ اور سال بھر میں مثلاً ایک فٹ ترقی کرتا ہے۔ اور اس کا مدمقابل فریق معدودے چند ہے۔ اور بہت کم وسائل طاقت۔ کوشش۔ تدبیر کے استعمال کرتا ہے۔ اور پھر مکر و فریب وغیرہ سے کام لینا تو درکنار وہ ان سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔ اور معمولی کوشش کے ساتھ اگر سال بھر میں ایک انچ ترقی کرتا ہے۔ تو یہ ترقی مقدم الذکر فریق کی ترقی سے بڑھ کر ہوگی۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اب عیسائیوں کا حال دیکھئے۔ کہ وہ کس قدر کوشش صرف مال اور حیلہ و فریب سے اپنا مشن پھیلانے میں کرتے ہیں۔ پھر ان کی ترقی دیکھئے۔ کہ سوائے گری ہوئی پسماندہ اقوام کے چند غرض مند افراد کے اور کون عیسائیت قبول کرتا ہے۔ اور مزید براں یہ کہ عیسائیت کا مقابلہ صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے ہے۔ دیگر مذاہب سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ اگر پادری عبد الحق صاحب وغیرہ سے احمدیوں کا مناظرہ ہو۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہم عقیدہ سب پادری بنے ہوئے ہونگے لیکن اسکے بالمقابل احمدیت کا مقابلہ ساری دنیا سے ہے۔ تمام مذاہب کے مقابل خم ٹھونک کر اسلام کھڑا ہے۔ اور پھر ہماری تعداد اور کوشش بھی پادریوں کے بالمقابل کم اور ہمارے وسائل اشاعت بھی محدود۔ پھر بھی ہم نے صحرائے اعظم کے وحشیوں اور نئی دنیا کے مہذب لوگوں تک کو عیسائیت کے چنگل سے چھڑا کر حلقہ بگوش اسلام کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ اسوقت کے دلائل اور براہین کے عصا نے عیسائیت کے کوبرے کا سر کچل دیا ہے۔ جب عیسائیوں سے کوئی احمدی دوچار ہو۔ تو بڑے پادری صاحب کا حکم سننا پڑتا ہے۔ کہ "وہیل ٹم مرزائی سے بات مت کرو۔ مرزائی بڑا کھراب ہوتا ہے"۔ مزید براں یہ کہ گذشتہ دنوں خود بڑے بڑے پادریوں نے مل کر یہ فیصلہ دیا۔ کہ ہماری کتابیں محرف و مبدل ہو چکی ہیں۔ اور ہماری دینی بنیاد کھوکھلی ہے۔

اور سنیئے۔ ابھی تازہ ہی واقعہ ہے۔ کہ جرمنی میں نئی آرگنائیزیشن قائم ہوئی ہے۔ جس کا نام "نیشنل چرچ" رکھا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور بائیبل اور تمام عیسائی لٹریچر کی اشاعت فوراً بند کر دی جائے۔ اور اس چرچ کی بائیبل ہٹلر کی کتاب "میری جد و جہد" ہو۔ اور اس پروگرام کے مطابق تمام گرجوں سے صلیب اتار دی جائیگی۔ اور قومی نشان "سواستکا" لگایا جائیگا۔

یہ تو موجودہ زمانہ کی حالت ہے۔ جبکہ عیسائی خود اپنے مذہب سے بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور وائے قسمت کہ نیم عیسائی ان کی کامیابی کے راگ گا رہے ہیں۔ اور اسلام کی کمزوری اور ناکامی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ؎

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

لیکن ۱۹۰۸ء میں یہی مولوی ثناء اللہ صاحب تھے۔ جو اسلام کی بیداری کے قائل اور عیسائیت کی کمزوری کے مقر تھے۔ چنانچہ اپنے اخبار میں "کون جیتے گا" کا عنوان دیکر آریہ گزٹ کا مضمون نقل کرتے ہیں۔ کہ "معلوم ہوتا ہے۔ اسلام نے مذہب عیسوی کے مقابلہ کی اب اچھی طرح ٹھان لی ہے۔ انیسویں صدی میں عیسائی مذہب زوروں پر تھا۔ اور اسلام سویا پڑا تھا۔ آج بیسویں صدی کے شروع میں اگرچہ عیسائیوں نے اپنی پہلی ہمت اور کوشش کو کم نہیں کیا۔ لیکن دین محمدی کے پیرو اپنی خواب غفلت سے بیدار نظر آتے ہیں۔ اسلیئے عیسائی لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ دنیا کے مذہبی میدان میں اب وہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے مقابل پر ایک ایسی طاقت آن موجود ہوئی ہے۔ جسے وہ آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اسلامی کام کو شروع ہوئے ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں ہوا۔ تاہم اس کے پھیلاؤ کو دیکھ کر عیسائی دنیا ابھی سے دہشت زدہ نظر آتی ہے۔ اور ہو بھی کیوں نہ کیونکہ پچھلے چند سالوں سے مذہب اسلام برابر اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے وہ علاقے جہاں مذہب برائے نام موجود تھا۔ آج محمدی جھنڈے کے نیچے نظر آتے ہیں۔ اس کے پیروؤں کی تعداد بنگال۔ برہما۔ جنوبی ہند۔ مغربی افریقہ۔ یوگنڈا اور دیگر ممالک اور جزائر میں لگاتار بڑھ رہی ہے۔ جنوبی ہند کے ساحل مغربی پر مولوی صاحبان نہایت گرمجوشی سے دین کی تعلیم دے رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۷۱ء اور ۱۸۹۱ء کے درمیان مسلمانوں کی آبادی ۶۱۲۷۸۹ سے ۹۱۲۹۲۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اور آج اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہوگی"۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:۔ "مغربی افریقہ کے مشنری عیسائی دنیا کو اسلامی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے نہایت پُرزور اپیلیں اس امر کے لئے کر رہے ہیں۔ کہ دین محمدی کا جھنڈا افریقہ کے ان علاقوں میں جانے نہ پاوے۔ جہاں ابھی تک پہنچنا اسے نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ انہیں یقین ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ بھی اسلامی پیغمبر کا نام اسجگہ تک پہنچ گیا تو پھر افریقہ کی مزید اصلی آبادی کو عیسائی بنانا تو درکنار وہاں کے پہلے عیسائی شدہ لوگوں سے بھی

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳)

سائنس اور درازیٔ عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب نوبل پرائز پانے والے ڈاکٹر کیریل Dr. Carrel نے یہ اعلان کیا۔ کہ انجماد کے ذریعے انسان کی زندگی بڑھائی جا سکتی ہے۔ تو عام آدمی اس پر یقین تو کیا ہی کرتے۔ ان کے لئے تو اس جامع اضداد معمہ کا سمجھنا ہی مشکل تھا۔ دو سال ہوئے۔ جب اس نے یہ بیان شائع کیا تھا۔ کہ اچھے خاصے انسان کو زندہ نما مردہ حالت میں منتقل کرنا اور پھر اسکو جتنی دیر چاہے۔ اسی حالت میں رکھ کر دوبارہ مکمل طور پر زندہ کرنا سائنس کے حدِ امکان سے باہر نہیں ہے۔ اور اس طریقے سے صدیوں تک موت کے چنگل سے بچ سکتا ہے۔ یا یوں کہیئے۔ کئی دفعہ ایک ہی انسان اس دنیا سے رخصت بھی ہو سکتا ہے۔ اور پھر اپنی عدم موجودگی کے دوران کی تبدیلیوں کو دیکھنے کے لئے واپس بھی آ سکتا ہے۔ آج اس معجز نما پیشگوئی کا عملی ثبوت ہمارے سامنے موجود ہے۔ جیسا کہ مس بروگ Miss. Broogg کے مندرجہ ذیل حالات و مشاہدات سے ظاہر ہوتا ہے۔

مس بروگ نے بیالیس دن شیشے کے ایک صندوق میں منجمد حالت میں گذارے جس کو تابوت بھی کہا جا سکتا ہے۔ اور چشمۂ حیات بھی۔ یہ تابوت ایک ڈچ پروفیسر پیٹر لمپل Prof. Peter Lampl. کی ایجاد ہے جس کے قصیدے آج مس بروگ ہر جگہ گاتی پھر رہی ہیں۔

جب اس حیرت انگیز تجربے کے بعد یہ ولندیزی لڑکی لیڈن یونیورسٹی کی لیبارٹری سے باہر نکلی۔ تو بولی۔ کہ اس ٹھنڈی قبر نے اسکی کایا ہی پلٹ دی ہے۔

اس کا بیان ہے۔ کہ پروفیسر لمپل کے زیر علاج آنے سے پہلے وہ خودکشی کا ارادہ کر چکی تھی۔ کیونکہ اسکی جسمانی حالت بالکل تباہ تھی۔ اس کے اعضاء تقریباً مردہ ہو چکے تھے اس کا جگر مطلقاً بےکار ہو چکا تھا۔ اس کا دل سخت کمزور ہو گیا تھا۔ اور اس کے گردے عنقریب گھل گھل کر ختم ہونے والے تھے۔ لیکن اس وقت اسکی حالت اتنی اچھی ہے۔ کہ شاید سننے والے یقین ہی نہ کریں۔ اسکی جوانی یہاں تک عود کر آئی ہے۔ کہ وہ شادی کرنے اور ماں بننے کے لئے بیچین ہے۔

پروفیسر لمپل کا خیال ہے۔ کہ یہ تو محض ابتدا ہے۔ عنقریب اس کا طریقہ علاج اس قدر مکمل ہو جائے گا۔ کہ ہر ایک انسان دو ہزار سال تک زندہ رہ سکے گا۔ اور اس طوالت عمر کے لئے شائقین کو کرنا کیا پڑے گا؟ صرف ہر پچاس سال کے بعد ایک دفعہ پروفیسر لمپل کے ایجاد کردہ شیشے کے تابوت میں برف کی طرح جم کر کچھ وقت گذارنے کے لئے حاضر ہونا اور بس!! نہ "کایا پلٹ کشتۂ شنگرف" کی ضرورت ہو گی۔ اور نہ ڈاکٹر واروناف کے غدود کا پیوند لگوانا پڑے گا۔

مدت سے پروفیسر مذکور اس بات پر غور کر رہا تھا۔ کہ جانور تو جتنا عرصہ اپنا بچپن اور نشو و نما میں گذارتے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ عرصہ تک۔ زندہ رہتے ہیں (مثلاً گائے ہی کو لے لیجیئے۔ دو سال میں جوان ہو جاتی ہے۔ اور تیس تیس سال تک زندہ رہتی ہے) لیکن انسان اکثر اتنے سال بھی اور زندہ نہیں رہتا۔ کہ جتنے سال میں وہ جوان ہوتا ہے۔ اس مشاہدے سے اس نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ انسان کی زندگی اور طرز معاشرت میں ضرور کوئی نہ کوئی خرابی موجود ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ عام انسان کم از کم ایک سو بیس سال تک زندہ نہ رہے۔ لہٰذا اس نے ان افراد کی زندگیوں پر غور کرنا شروع کیا۔ جو سو سال سے زیادہ زندہ رہے ہیں۔

اس مطالعے سے اس نے دو نتیجے نکالے۔ اول یہ کہ ٹمپریچر یعنی حرارت کا انسانی زندگی پر بہت اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ گرم ملک کے باشندوں کی طبعی عمر سرد ملک کے باشندوں سے بہت کم ہے (ذرا کاغان کے خان بابوں کو ہی دیکھ لیجیئے) اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو قطب شمالی یا قطب جنوبی کی تلاش میں وقتاً فوقتاً تلف ہوتے رہے ہیں۔ انکی لاشیں سالہا سال کے بعد بھی برف کے نیچے سے صحیح سلامت نکلی ہیں۔ ان دونوں حقائق کا مطلب یہ ہے کہ گرمی جاندار جسموں کی دشمن اور سردی دوست ہے۔ اور یہی پروفیسر لمپل کے علاج کا راز ہے۔ کیونکہ اگر انسان تقریباً منجمد حالت میں زندہ رکھا جا سکے۔ (جو کہ آج تک ناممکن تھا) تو اس کے جسم کے عضلات و اعصاب کو اس تعطیل میں آرام کرنے اور از سر نو تازہ و جوان ہونے کا موقعہ مل جائے گا۔ اس عرصے میں وہ احساسات و جذبات و خیالات سے بالکل بیگانہ ہوگا۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جو انسانی مشین کے گھسنے کا باعث ہوتی ہیں۔

جب تحقیقات کا سلسلہ یہاں تک پہنچ گیا۔ تو اب ایسی چیز کی تلاش ضروری معلوم ہوئی۔ جو انسانی خون کے برف کی طرح جم جانے پر نہ تو جسم میں کوئی کیمیائی تبدیلی آنے دے۔ اور روح کو جسم سے جدا ہونے دے۔ کیونکہ عام حالات میں تو جسم کا ٹمپریچر ۹۸ ڈگری سے کچھ نیچے چلا جائے۔ تو یہ انسانی مشین بند ہو جاتی ہے۔ اس میں پروفیسر مذکور کو بہت حد تک کامیابی حاصل ہو چکی ہے اس نے بچھڑوں سے ایک ایسا جوہر حاصل کیا ہے۔ جس کا ٹیکہ لگانے سے اگر ٹیکہ لگے جانور کو تقریباً صفر درجہ حرارت تک بھی ٹھنڈا کر دیا جائے۔ تو وہ مرتا نہیں۔

ابتدا میں اس نے اس ٹیکے سے جانوروں کو ایک رات۔ زندہ اور منجمد رکھنے میں کامیابی حاصل کی۔ پھر اس نے یہ عرصہ ہفتے اور مہینے تک بڑھا دیا۔ اور ہر حالت میں ٹیکہ کامیاب ثابت ہوا۔ نہ تو جانوروں نے ٹیکہ لگتے وقت کوئی تکلیف محسوس کی۔ اور نہ دورانِ انجماد میں۔ اور نہ دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کوئی پریشان کن ردِ فعل نمودار ہوا۔ بلکہ دوبارہ زندہ ہونے والے جوان پہلے سے تازہ اور جوان معلوم ہوتے تھے۔

اب اس تجربے کا اگلا اہم قدم یہ تھا۔ کہ اسکو کسی انسان پر آزمایا جائے۔ یہاں مس بروگ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ خودکشی کرنے کو تو وہ پہلے ہی تیار تھی۔ لہٰذا اس نے سوچا۔ کہ سیدھی سادھی موت سے کیا فائدہ۔ کیوں نہ سائنس کے سر چڑھ کر مریں۔ چنانچہ پروفیسر نے اس کے ٹیکہ کیا۔ اور اسکو نمک کے پانی سے نہلا کر شیشے کے تابوت میں رکھ دیا۔ اس کا سانس آہستہ آہستہ سست ہونے لگا۔ چہرہ سفید ہو گیا۔ تابوت کا ٹمپریچر بھی رفتہ رفتہ کم کر دیا گیا۔ حتیٰ کہ مس بروگ کا جسم منجمد ہو گیا۔ مس بروگ کو "سوئے" ہوئے چھ ہفتے گذر گئے۔ تو پروفیسر نے تابوت کا ٹمپریچر آہستہ آہستہ بڑھانا شروع کیا۔ مس بروگ کے ممی نما جسم میں خفیف سی حرکت نمودار ہوئی۔ سانس ٹھیک ہونا اور چہرہ پر سرخی ظاہر ہونا شروع ہو گئی۔ چوبیس گھنٹے کے بعد مس بروگ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور دو دن کے بعد قبل از مرگ مردہ۔ بیکار۔ کمزور زندگی سے مایوس عورت کی جگہ ایک پر شباب اور تندرست دوشیزہ تابوت سے باہر نکلی۔

اس حیرت انگیز تجربے کی حیرت انگیز کامیابی پر پروفیسر خود حیران ہے۔ لیکن اب اسے قوی امید ہو گئی ہے۔ کہ کچھ دیر اور محنت کرنے کے بعد وہ اس قابل ہو جائے گا۔ کہ انسان کو جتنی دیر چاہے۔ زندہ در گور رکھ سکے۔ اور اس طرح اعادۂ شباب و طوالت حیات کی گتھی کو آسانی سے سلجھا دے گا۔ کہ موت اور زندگی ہر شخص کی اپنی جیب کے بس میں ہو گی۔

اس کے تجربے کی سب سے ضروری کڑی اس کے ٹیکے کی ایجاد ہے۔ کیونکہ اس سے خون بغیر خراب ہونے کے جمایا جا سکتا ہے خون چونکہ تقریباً اسی فی صدی پانی ہے۔ اس لئے جب ٹمپریچر بہت نیچا کر دیا جائے۔ تو خون کا پانی برف کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس طرح پھیل کر جسمانی ریشوں کو پھاڑ دیتا ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے ٹیکے سے یہ خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

اس کا خیال ہے۔ کہ انسانی جسم بذات خود لازوال ہے۔ موت ہمارے دماغ کے گھس جانے یا مر جانے کا نام ہے۔ وہ اپنے اس طریقہ علاج سے دماغ کو مکمل طور پر سُلا دیتا ہے۔ اور اس دوران میں جسم اور دماغ کو اپنے کل پرزے درست کر لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ (ماخوذ)

جرمنی میں شادی کا جدید طریقہ

اخبار تیج دہلی لکھتا ہے۔ کہ اب جرمنی کے مسیحی کلیساؤں میں شادیاں اس طرح نہیں ہونگی۔ کہ دُلہا اور دُلہن کو انجیل مقدس پر ہاتھ رکھنا پڑے گا۔ پادری کی دعائیں لینی ہوں گی۔ گرجا گھر کے پیانو پر خدا کی حمد گائی جائے گی۔ اور دُلہن کو نارنگی کے پھول پیش کئے جائیں گے۔ بلکہ یہ تقریب اس طرح انجام پائے گی۔ کہ دُلہا دُلہن کے سامنے "ایک مقدس شعلہ" روشن ہوگا۔ اور اس کے حضور میں انہیں ہٹلر کے دس احکامات سننے ہوں گے۔ اور نازی اصول کے ساتھ وفاداری کی قسم کھانی ہوگی۔ اور نازیوں کی قومی اور فوجی برتری کے گانے گائے جائیں گے۔ ہٹلر کے اس نئے حکم کو سُنکر ایک انگریزی شاعر نے بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی دلچسپ مزاحیہ نظم لکھی ہے. جس کا اردو ترجمہ ہم ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اس کا مطالعہ بڑی دلچسپی کا باعث ہوگا:-

"ہٹلر کے مقدس شعلہ کے سامنے دُلہن کھڑی تھی"۔

جنت سے اس کے لئے کوئی دعائیں نہیں آئی تھیں۔ نارنگی کے پھولوں کی بجائے اس کو ہٹلر کی تصویریں دی گئیں۔

اور جب ایک انسانی گراموفون نے پر زور آواز سے کہا۔ کہ تم کو قوم کی طاقتوں میں اضافہ کرنے کے لئے بہت سے نازی بچے پیدا کرنے ہوں گے۔ تو وہ ایک فوجی چال سے اپنے شوہر کی طرف بڑھی۔ اور کلیسیا کے پیانو نے نازی ترانہ چھیڑ دیا۔

شادی کے بعد یہی تصویریں اس کے دماغ میں موجود رہیں۔ اور اسی طرح وقت گذرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے پیٹ سے چھوٹا نازی پیدا ہؤا۔ تو دانتوں کے برش کی طرح اسکی ہٹلری مونچھیں پہلے ہی سے موجود تھیں۔

قدرت نے اسکو طوفانی فوج کی وردی پہنا رکھی تھی۔ بچہ نے پیدا ہوتے ہی اپنی انا کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کیا۔ اور زچہ خانہ سے فوراً یہ کہتا ہؤا نکل گیا۔ کہ

جلد بتاؤ میرا سواستک کہاں ہے؟

اور میری تلوار اور سنگین کہاں ہے؟

چین اور جاپان کی جنگ

چند شکستوں کے بعد جاپانی فوج پھر آگے بڑھ رہی ہے۔ آج سے کچھ دن ہی پہلے ایسا نظر آنے لگا تھا۔ کہ جاپانی فوج واقعی پست ہمت ہو گئی ہے مگر جاپان نے پھر سے ایک کوشش کرنے کی سوچی ہے۔ اسلئے پچھلے چند دنوں میں نئی فوج اور نئے اسلحہ جاپان سے چین میں بھیجے گئے۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ سوچاؤ کا مقام جہاں لنگھائی اور ٹنٹسن پوکاؤ ریلوے آکر ملتی ہیں۔ جاپانیوں کے ہاتھ آگیا۔ جاپان کا خیال ہے۔ کہ آج تک جو فتح چین کو نصیب ہوئی ہے۔ وہ اسکی اپنی ہمت اور دلیری سے نہیں ہوئی بلکہ غیر ملکی اور خاص کر جرمن امداد سے ہوئی ہے چنانچہ اسوقت جاپان نے جرمنی پر دباؤ ڈال کر اسے اس بات پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ چین سے اپنے جرنیل اور انجینئر وغیرہ واپس بلا لے۔ جرمن جرنیل تو اس نے واپس کرائے۔ مگر جو امداد اسے روس سے مل رہی ہے۔ وہ کس طرح بند ہوگی۔ اس۔

نبیٔ اسلام صلعم

(فلاسفر ٹالسٹائی کے قلم سے)

محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہی ہیں جنہوں نے مذہب اسلام کی بنیاد قائم کی۔ اور جس کے ستر کروڑ پیرو تمام روئے زمین میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ حضرت مسیح کی پیدائش سے ۵۷۰ سال بعد ملک عرب میں ایک غریب مگر سردار قوم ماں باپ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ بچپن میں بکریاں اور اونٹ چراتے تھے۔ لڑکپن ہی سے آپ کو جنگلوں اور سنسان مقامات میں جاکر خدا کی ذات میں غور و فکر کرنے کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ آپ کے زمانے کے عرب بہت سے خداؤں کی پرستش کرتے تھے۔ ان پر مختلف قربانیاں چڑھاتے تھے۔ یہاں تک کہ انسانی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ جوں جوں آپ بڑے ہوتے۔ توں توں آپ کو یقین ہوتا جاتا۔ کہ یہ معبود جھوٹے ہیں۔ اور اہل عرب کا مذہب باطل ہے۔ حقیقی ایک ہے۔ اور وہی تمام قبائل کا خدا ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس خیال نے یہاں تک ترقی کی۔ کہ آپ نے اپنی قوم کو اللہ تعالےٰ کی معرفت کا راستہ دکھانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور آپ کو اپنی باطنی روشنی سے معلوم ہو گیا۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اہل عرب کی ہدایت اور ان کے جھوٹے مذہب کے قلع وقمع اور ان کی عقلوں کو نور حق سے روشن کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ پس اسی وقت سے آپ نے وحی اور اپنے راسخ اعتقاد کے موافق خدائے وحدہٗ لاشریک کے نام کی منادی شروع کر دی۔

جس مذہب (اسلام) کی بنیاد محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم کی ہے۔ اس کا خلاصہ صرف یہ ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور جب یہ بات ہے۔ تو بہت سے خداؤں کی عبادت ناجائز ہوگی، خدائے تعالیٰ رحیم اور عادل ہے۔ انسان کا انجام کار خود اسکی ذات پر موقوف ہے۔ اگر وہ خدا کے اوامر کو بجالاتا رہا۔ اور اسکی نواہی سے مجتنب رہا۔ تو آخرت میں اسکو اچھا اجر دیا جائے گا۔ اور اگر اس نے شریعت کی مخالفت اور اپنی خواہش کی پیروی کی۔ تو اسے سخت عذاب دیا جائے گا۔ خدا لوگوں کو اس بات کا امر کرتا ہے۔ کہ وہ خدا سے محبت کریں۔ خدا کی محبت کا ذریعہ نماز ہے۔ اور آپس کی محبت کے یہ معنی ہیں۔ کہ خوشحالی اور تنگدستی میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ جو لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ نفسانی خواہشوں اور جسمانی لذتوں سے کنارہ کش رہیں اور تن پروری میں نہ لگے رہیں۔ بلکہ روحانی ترقی کریں۔ اور اکل و شرب میں منہمک نہ ہو جائیں۔ ان کے لئے منشی اشیاء کا استعمال حرام ہے۔ انہیں ضروری ہے۔ کہ خدا کی رضامندی حاصل کرنے کی پوری کوشش سے کام لیں۔

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے صرف اپنی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ کی نبوت کے بھی آپ قائل تھے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ یہود اور نصاریٰ اپنے مذہب کو چھوڑنے پر مجبور نہیں کئے جاتے۔ بلکہ انہیں ضروری ہے۔ کہ حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کریں۔ اور بدعات سے باز رہیں۔

آپؐ نے نبوت کے پہلے سال مخالفوں کے ہاتھ سے سخت تکلیفیں اٹھائیں۔ جیسے کہ ہر اس نبی نے جس نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی۔ اپنی قوم کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ مگر ان تکلیفوں نے آپؐ کے ارادے نہیں اٹکائے۔ بلکہ آپ بدستور اپنی قوم کو حق کی دعوت دیتے رہے۔

تھوڑے دنوں کے بعد مسلمان تواضع دنیا سے بے رغبتی نیکو کاری اور قناعت میں اکثر عربوں سے ممتاز ہو گئے۔ اور جب ان کے مسلمان بھائیوں پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی۔ تو وہ ان کی مدد کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مسلمانوں کو غیر معمولی وقعت و عظمت حاصل ہو گئی۔ اور دن بدن ان کی تعداد بڑھنے لگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غیرت مند انصار بت پرستوں کو غیظ و غضب کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور انہوں نے مذہبی غیرت سے متاثر ہو کر جناب نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس بات پر برانگیختہ کیا۔ کہ آپ لوگوں کو اسلام اور خدا کی وحدانیت کے اعتراف پر مجبور کریں۔ اور اگرچہ انہوں نے مال و متاع کے حصول کے لئے خونریزی کو جائز نہیں سمجھا۔ مگر انہوں نے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ مگر باوجود اس کے مسلمان ابتدائے اسلام میں دنیا سے بے رغبتی۔ نیک سیرتی۔ استقامت اور پاکیزگی میں شہرۂ آفاق تھے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم لوگ بھی ان کی خوش خلقی۔ نرم دلی اور تواضع کو دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔ اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے۔ کہ اس نے مسیحیوں اور یہودیوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ اسلام نے اپنے پیروؤں کو اس بات کی اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ مسیحی اور یہودی عورتوں سے ان کو مسلمان کرنے کے بغیر نکاح کر لیں۔ عقلمند لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اسلام کی یہ بڑی بھاری فیاضی ہے۔ (خاتون)

میکسیکو اور برطانیہ

برطانوی طاقت چاہے اسوقت پہلے سے زیادہ ہی ہو۔ مگر اس بات سے انکار نہ ہو سکے گا۔ کہ برطانوی وقار آگے سے کہیں کم ہے۔ ایشیا اور یورپ کی مختلف قوموں کی دیکھا دیکھی لیٹن امریکہ کے چھوٹے سے ملک میکسیکو نے بھی برطانیہ جیسی بڑی طاقت کو دانت دکھانے کی جرأت کر لی ہے۔ میکسیکو میں تیل کے بہت بڑے بڑے چشمے ہیں۔ اور ان کے مالک زیادہ تر غیر ملکی کمپنیاں یا سرمایہ دار ہی ہیں۔ اس وقت میکسیکو میں تمام غیر ملکی کمپنیوں میں سے ۱۷ انگریزوں اور امریکنوں کی ہیں۔ اور ان کا میکسیکو میں تقریباً ۱۰۰ کروڑ روپے کا سرمایہ لگا ہؤا ہے۔ دونوں کے حصے آدھے آدھے کے قریب ہیں سنہ ۱۹۲۱ء میں میکسیکو نے دنیا بھر کا ۲۵ فی صدی تیل نکالا۔ مگر اسوقت یہ مقدار بہت کم ہے۔ اسکی کئی وجوہات ہیں۔ اول تو یہ کہ دنیا کا ہر ملک اپنا اپنا تیل تیار کرنے کی کوشش میں ہے لڑائی کے وقت تیل کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے ہر ملک اسی کوشش میں ہے۔ کہ ایسی ضروری چیز کے واسطے اسے دوسروں کا محتاج نہ ہونا پڑے اس کے علاوہ جہاں جہاں تیل پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وہاں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ تیل کی جگہ دوسری اشیاء ایجاد کی جائیں۔ تاکہ وقت پر ان سے ہی کام چلایا جائے۔

۱۹ مارچ کو میکسیکو کے پریذیڈنٹ کارڈناس نے یہ حکم دے دیا۔ کہ غیر ملکی کمپنیوں کے تمام حصے ضبط کر لئے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ برطانوی اور امریکن کمپنیوں میں شور مچ گیا۔ میکسیکو کی سب سے بڑی کمپنی کا نام ہے میکسیکن ایگل کمپنی یہ کوئی ۶۵ فی صدی تیل تیار کرتی ہے۔ اس کمپنی کے ۸۵ فیصدی حصے دار انگریز ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی ویدوں کا حشر

"وید اور آریہ سماج" کے عنوان سے لاہور کا آریہ اخبار پرکاش آریہ سماجیوں کی اپنی مذہبی کتاب وید سے بے تعلقی کا اس طرح رونا روتا ہے۔ کہ آج آریہ سماج کی ساری شکتی سنتھاؤں کو چلانے میں لگ رہی ہے۔ لیکن اس کا آدرشش "وید پرچار" اسکی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ ہمارا دعوٰے تو ہے سارے سنسار کو آریہ بنانے کا۔ لیکن یہ محض خواب ہے۔ جو کبھی پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ ہو بھی کیسے۔ جب ہم اس کے لئے کوشش ہی کچھ نہ کرتے ہوں۔ بائیبل کا بارہ سو مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور مختلف زبانوں کی ہزاروں جلدیں ہر سال مفت بانٹی جاتی ہیں قرآن کی اشاعت کے لئے مسلمان بھی دل و جان سے کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن کا انگریزی فرنچ ہندی۔ اردو۔ گورمکھی وغیرہ متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ لیکن آریہ سماجی ہیں۔ کہ وید کی سدھ نہیں لیتے۔ آریہ سماج قائم تو ہؤا تھا وید کے پرچار کے لئے لیکن وہ اس اُدیشیہ کو بھلا کر اور کاموں میں اپنی شکتی اور دھن خرچ کر رہا ہے پرانتک سبھائیں لاکھوں روپے سالانہ وید پرچار کے نام پر اکٹھا کرتی اور خرچ کرتی ہیں۔ لیکن وید وہیں ہیں۔ جہاں پہلے تھے۔ یہ سبھائیں تو سوامی جی کے ادھورے بھاشیہ کو بھی پورا نہ کر سکیں۔ دوسری بھاشاؤں میں انوواد کرنا تو دور کی بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر غفلت کی یہی حالت جاری رہی۔ تو ویدوں کا کیا بنے گا۔ اور کہ ان کے بغیر آریہ سماج کیسے آگے بڑھیگا؟

یو۔پی کے سکولوں میں بندوقیں چلانے کی مشق

لکھنؤ ۲۷ رمئی:۔ گورنمنٹ کا پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ حکومت اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ تمام سکولوں اور کالجوں میں ہوائی بندوقوں کی مشق جسمانی تربیت کا ایک حصہ قرار دیا جائے۔ وزیر تعلیم کا بیان ہے۔ کہ لڑکے بندوق چلانا پسند کرتے ہیں۔ اور جسمانی ورزش کا قیمتی ہتھیار اس بات کا مستحق ہے کہ اس کا فائدہ اٹھایا جائے۔

الٰہ آباد میں ہندو مسلم تصادم

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ الہ آباد ۲۷ رمئی۔ پنڈت جواہر لعل نہرو جنہوں نے نئے تعمیر شدہ وارڈ کانگرس دفتر پر قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ پتھر اور اینٹیں لگنے سے بال بال بچے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی جا رہی تھی۔ کہ ایک سو مسلم نوجوان مسلم لیگ اور اتحاد ملت کا جھنڈا لے کر موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور مظاہرہ کرنے کے بعد سامنے اناج منڈی کے دروازے پر اپنے جھنڈے نصب کرنے کی کوشش کی۔ دوکانداروں نے مارکیٹ کے دروازے بند کر لئے۔ اور مظاہرین کو جھنڈا لہرانے سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ اس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ اور پتھروں اور اینٹوں کی بارش شروع ہو گئی۔ پنڈت نہرو شور سنکر دفتر سے باہر آ گئے۔ اور ہجوم کو شانت کرنے کے لئے بازار میں چلے گئے۔ وہ ہجوم کو پُرامن کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ ایک پتھر ان کے کان کے نزدیک سے گزر گیا۔ پولیس کی آمد سے پہلے پہلے امن قائم ہو گیا۔ گذشتہ چند دنوں سے اس قسم کے مظاہرے عام ہو رہے ہیں۔

گاندھی۔جناح۔بوس

گاندھی جی اور مسٹر جناح ...... اور مسٹر بوس کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس کے متعلق فریقین کی طرف سے کوئی مستند بیان شائع نہیں ہؤا۔ اسلئے جو کچھ اخبارات میں نکل رہا ہے۔ وہ محض قیاس کی بنا پر ہے۔ اخبارات کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ انہیں اپنی رائے قیاسات پر قائم کرنی پڑتی ہے۔ الہ آباد کا ایک تار ہے۔ کہ کانگرسی حلقوں میں اس گفتگو کے نتیجہ کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ مایوسی کیوں ہے۔ اب ایک اور اطلاع آئی ہے۔ جس میں مسٹر جناح سے یہ مطالبات منسوب کئے گئے ہیں:۔ (۱) کانگرس یہ تسلیم کرے۔ کہ وہ ہندوؤں کی طرف سے ہے۔ (۲) کانگرسی صوبوں میں وزارتیں از سر نو مرتب کی جائیں۔ اور (۳) کانگرسی وزارتوں کے لئے مسلم وزیر مسلم لیگ نامزد کرے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ سے سمجھوتہ کے لئے تیار ہے۔ لیکن یہ ماننے کو تیار نہیں۔ کہ (۱) وہ صرف ہندوؤں کی نمائندہ ہے۔ (۲) وہ وزارتوں کی از سر نو ترتیب کے لئے تیار نہیں۔ مگر مسلم لیگ کے نمائندے لینے کو تیار ہے۔

(پرتاب)

لاہور کے قریب بیٹے نے باپ کو ہلاک کر دیا

لاہور۔ ۱۱ رمئی۔ لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں سے سنسنی خیز اطلاع آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موضع بھینی ڈھلوان تھانہ مناوان میں ایک متمول زمیندار منگل سنگھ مقتول نے تین شادیاں کیں۔ پہلی بیوی ایک لڑکا کرنیل سنگھ چھوڑ کر مر گئی۔ کرنیل سنگھ جوان ہؤا۔ گھر میں اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہوتا تھا۔ کرنیل سنگھ کی شادی کے بعد اسے ۲۵ گھماؤں زمین۔ گھر اور کچھ مویشی دے کر علیٰحدہ کر دیا۔ کرنیل سنگھ نے ½ حصہ جائیداد کا مطالبہ کیا۔ لیکن اس کے باپ نے اسے مزید کچھ دینے سے انکار کر دیا۔ شام کے وقت وہ اپنے باپ کی غیر حاضری میں اس کے گھر گیا۔ اپنی سوتیلی ماں سے کسی بہانہ سے بندوق حاصل کی۔ اور کھیتوں میں جا کر اپنے باپ پر پیچھے سے دو گولیاں چلائیں اور اپنے باپ کو ہلاک کر دیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ اور بندوق قبضہ میں لے لی۔

خاوند نے بیوی کو گاڑی میں ہی طلاق دے دیا

گجرات ۱۰ رمئی۔ لالہ موسیٰ ریلوے اسٹیشن سے عجیب و غریب اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک عورت اور مرد اپنا بچہ گاڑی کے کمرہ میں چھوڑ کر چلے گئے۔ باقی سواریوں نے پولیس کو اطلاع دے دی۔

پولیس نے بچہ کے والدین کی تلاشی شروع کر دی۔ اور وہ دونوں مسافر خانہ میں پولیس کو مل گئے۔ پولیس کے دریافت کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے آپس میں قطع تعلق کر لیا ہے۔ اور طلاق تک نوبت آ گئی ہے۔ عورت کہتی تھی۔ کہ بچہ تم رکھو۔ اور مرد کہتا تھا۔ کہ تم رکھو۔ بچہ کو لینے سے دونوں نے انکار کر دیا۔ تب وہ گاڑی میں چھوڑ کر چلے گئے۔ پولیس نے دونوں کو زیر حراست کر لیا۔

چلتی گاڑی میں ایک کانسٹیبل نے مسافر کی جیب کتر لی

لاہور ۱۱ رمئی۔ ایک کشمیری راولپنڈی سے لاہور آرہا تھا۔ گاڑی میں ایک پولیس کانسٹیبل ایک ملزم کو گرفتار کر کے اسی ڈبہ میں بیٹھا۔ کشمیری کی آنکھ لگ گئی۔ اسی اثناء میں کانسٹیبل نے جیب کتر کر ۲۰۰ روپیہ کے نوٹ اور نقدی اڑا لی۔ کشمیری کے جاگنے پر ریلوے پولیس آگئی۔ پولیس کانسٹیبل اٹھ کر ٹٹی میں داخل ہؤا۔ پولیس نے اسے باہر نکالا۔ اور ۱۸۱ روپے برآمد کئے۔ باقی روپیہ اس نے ٹٹی میں پھینک دیا۔ پولیس کانسٹیبل اور اس کا ہمراہی ملزم وزیرآباد ریلوے پولیس کی حراست میں ہیں۔

سادھو کو پیٹ ڈالا

ناہن ۱۰ رمئی۔ سورت نگر کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک سادھو بھیک مانگتا ہؤا ایک آدمی کے ہاں گیا۔ اس آدمی کی بیوی نے خیرات دی۔ خیرات لے چکنے کے بعد سادھو نے اس عورت کو دعا دی۔ کہ ایشور تمہیں سات بچوں کی ماں بنائے۔ اس عورت کے خاوند نے سادھو کو کہا۔ کہ تمہاری یہ اشیرباد یعنی دعا چھپا ہؤا سراپ (بددعا) ہے۔ کیونکہ میری بیوی پہلے ہی ۹ بچوں کی ماں ہے۔ آپ اپنی اشیرباد کو واپس لے لیں۔ سادھو نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ اشیرباد واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اس سے اسکی اشیرباد دینے کی شکتی جاتی رہے گی۔ یہ جھگڑا ہو رہا تھا۔ کہ بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ کچھ آدمی سادھو کے حق میں تھے۔ اور کچھ خلاف۔ دونوں پارٹیوں میں لڑائی ہو گئی۔ سادھو کو بُری طرح پیٹا گیا۔ اور اسے بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ پولیس نے سات آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

گھر بیٹھے افغانستان کی سیر کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افغانستان وسط ایشیا میں ایک مشہور ملک ہے۔ جس کا رقبہ ۲۷۵ ہزار میل اور آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے مغرب میں ایران۔ شمال میں بخارا اور صحرائے خوارزم ہے۔ جنوب میں بلوچستان اور مشرق میں پنجاب اور چینی ترکستان ہے۔ افغانستان میں برف سے لدے ہوئے پہاڑ۔ سبز و شاداب جنگل اور سبزہ زار کثرت سے ہیں۔ قدرتی چشموں کا لذیذ و شیریں پانی کثرت سے ملتا ہے۔ آب وہوا عموماً سرد و خشک ہے۔ لیکن وسطی علاقہ میں خوشگوار گرمی بھی ہوتی ہے۔ درجہ حرارت سردیوں میں ۱۲ اور گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ تک ہوتا ہے۔ لذیذ میوے افغانستان کی خاص پیداوار ہیں۔ زبان پشتو اور فارسی ہے۔ لیکن قلیل آبادی ترکمانی بھی بولتی ہے۔ ملک کی کثیر آبادی حنفی المذہب مسلمان ہے۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی بھی آباد ہیں۔ جو آئینی اور حاکمانہ حقوق سے پوری طرح بہرہ ور ہیں۔

خیبر کا راستہ

افغانستان میں داخل ہونے کا مشرقی راستہ "درۂ خیبر" جنوبی چمن و قندھار۔ غربی ہرات اور شمالی راستہ جبل دختران ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی راستے ہیں۔ جو مسافروں کی آمدو رفت کے لئے مخصوص ہیں۔ ملک کے تمام حصے تار۔ ٹیلیفون اور سڑکوں کے ذریعہ آپس میں مربوط ہیں۔ شفا خانے۔ تفریح گاہیں اور آسائش کے دوسرے ادارے بکثرت موجود ہیں۔

افغانستان میں تانبے۔ سونے اور کاغذ کے سکے رائج ہیں۔ ممالک خارجہ کے سکے بھی قبول کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کو مالی کمپنیوں کے ذریعہ سے افغانی سکوں میں تبدیل کرانا پڑتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک قابل اعتماد کمپنی قائم ہے۔ اگرچہ فارسی۔ ادبی اور سرکاری زبان ہے۔ لیکن عربی ترکی۔ انگریزی۔ ہندوستانی۔ فرانسیسی۔ جرمنی اور روسی جاننے والے بھی قلیل تعداد میں موجود ہیں۔

اگر کوئی شخص ہندوستان سے افغانستان جانا چاہے۔ تو اسکو کراچی۔ بمبئی۔ یا دہلی کے سفارتخانہ سے ضروری ہدایات اور امداد حاصل کرنی چاہیئے۔ پشاور میں تو حکومت افغانستان کی طرف سے ایک ادارہ دنیرہ کا قائم ہے۔ جو افغانی اور غیر افغانی مسافروں کے لئے معلومات سفر مہیا کرتا ہے۔ اور اسی ادارہ کے ذریعہ سے سکوں کے مبادلہ اور تجارتی معلومات کا تصفیہ ہوتا ہے۔ جب مسافر افغانی سرحد میں پہنچتا ہے۔ تو "طورخم" میں اس کے پاسپورٹ وغیرہ کی پڑتال کی جاتی ہے۔ اور جو مال تجارتی ہو۔ اس پر قانون محصول عاید کیا جاتا ہے۔ لیکن غیر تجارتی اشیاء محصول سے آزاد ہیں۔ طورخم سے لے کر جلال آباد تک سڑک ہموار اور صاف ستھری ہے۔ جس کی طوالت ۸۷ کیلومیٹر ہے۔ اور پشاور سے جلال آباد تک موٹر پر سفر کیا جائے۔ تو سارا سفر دو گھنٹے میں طے ہو سکتا ہے۔

جلال آباد کے قدیم آثار

جلال آباد سمندر کی سطح سے ۹۰۰ کیلومیٹر بلندی پر واقع ہے۔ اس شہر کی چوڑائی ۳۴ منٹ ۱۵ سیکنڈ اور لمبائی ۲۰ منٹ ۰ہم سیکنڈ چلنے سے ختم ہوتی ہے۔ شہر کا اندرونی حصہ تجارت اور صنعت کا مرکز ہے۔ شہر کے باہر خوبصورت عمارتیں فرحت بخش باغات اور دلکش تفریح گاہیں ہیں۔ جو افغانستان کی مدنی ترقی کی شاہد ہیں۔ جلال آباد میں مسافروں کے لئے راحت و آسائش کی ہر چیز موجود ہے۔ ہوٹلوں میں ٹیلیفون بھی ہیں۔ جلال آباد اور اس کے قریبی مقامات مثلاً نمان بسرخرود کامہ اور بیسود وغیرہ کی سیر کے لئے موسم گرما مفید ہے۔ اس موسم میں سرسبز درخت پھولوں سے لدی ہوئی شاخیں اور دلکش مناظر حسن بہار کا آئینہ ہوتے ہیں۔ اس شہر میں زمانۂ قدیم کے تاریخی آثار ہیں۔ جلال آباد سے ۲۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر تمدن قدیم اور تہذیب پارینہ کی بہت سی عبرت انگیز یادگاریں ہیں۔ خاصکر نمان کے آثار حد درجہ دلچسپ ہیں۔ جن کے کتبے اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ کسی زمانہ میں یہ جگہ یونانی سطوت کا مرکز تھی۔

فطرتی مناظر اور آثار قدیمہ مشرقی افغانستان میں بکثرت ہیں۔ جس مقام پر موٹر کام نہیں دیتی۔ وہاں معمولی اجرت پر گھوڑا میسر آجاتا ہے۔ اور اگر کوئی اضافہ معلومات کے لئے اپنے ساتھ رہنما رکھنا چاہے۔ تو ایسے افراد کی بھی کمی نہیں۔ جو قلیل سے قلیل معاوضے پر آثار قدیمہ کے تعارف اور رہنمائی کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

جلال آباد سے باغ نملہ

جلال آباد میں ممالک خارجہ کا صرف برطانیہ کا سفارتخانہ ہے۔ جب مسافر جلال آباد سے کابل جانا چاہے۔ تو اسکو اپنی روانگی کی اطلاع باغ نملہ میں دینی چاہیئے۔ تاکہ ہوٹل میں اس کے طعام وقیام کا پورا انتظام ہو سکے۔ باغ نملہ جلال آباد سے ۳۶ کیلومیٹر فاصلہ پر ہے۔ اس باغ میں ہوٹل۔ مہمانخانے۔ راحت و مسرت کے تمام سامان کم سے کم معاوضہ پر میسر آسکتے ہیں۔ نملہ باغ سے آگے "خوگیانی" علاقہ ہے۔ جو کوہستان میں واقع ہے۔ یہ علاقہ مناظر فطرت اور میوہ دار درختوں کی بدولت اپنے اندر حسن ولذت کے سینکڑوں اسباب پوشیدہ رکھتا ہے۔ "ماماخیل" گرمیوں کے موسم میں قابل تماشا ہوتا ہے۔ اس گاؤں کے چشمہ کا نقرئی اور شیریں پانی سیاح کے سامنے خاص مناظر پیش کرتا ہے۔

باغ نملہ سے کابل

باغ نملہ سے کابل تک سیاح کو دروں سبزہ زاروں اور برگ وگیاہ وادیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ راستہ میں ہر جگہ قہوہ خانے اقامت گاہیں اور ہوٹل موجود ہیں۔ کابل روڈ پر "بت خاک" ایک مشہور قدیم جگہ ہے۔ جو ہموار میدان میں واقع ہے۔ اس مقام سے کابل تک سڑک ہموار ہے۔ "بت خاک" کے بعد مسافر "بگرامی" پہنچتا ہے۔ بگرامی ایک گاؤں ہے۔ جو بت خاک اور کابل کے درمیان واقع ہے۔ اس گاؤں میں بگرامی کا باغ دیکھنے کی چیز ہے۔

پایۂ تخت

کابل میں سیاحوں کا ہوٹل اپنی خوبصورتی کے باعث مہمان کے لئے اطمینان کا ذریعہ ہے یہاں آرام و آسائش۔ طعام اور قیام کے تمام لوازم موجود ہیں۔ جو سیاح افغانستان میں زیادہ عرصہ رہنا چاہتے ہیں۔ ان کو وزارت خارجہ سے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے۔ کابل کی آب وہوا حد درجہ خوشگوار اور صحت بخش ہے۔ کابل کا شہر سطح سمندر سے معتدل بلندی پر واقع ہے۔ کابل کے چاروں طرف خوبصورت دیہات کے حسین مناظر کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ سیر کرتے ہوئے شہر سے کچھ باہر چلے جائیں۔ تو فطرت کی بہار آفرینیاں آپ کی چشم و نگاہ کے سامنے فرحت و مسرت کے ہزاروں دروازے کھول دیں گی۔

شہر سے ۶ کیلومیٹر جنوب کی طرف ایک باغ ہے۔ جس کی جنت آفریں رنگینیوں پر سرزمین افغانستان کو بجا طور پر ناز ہے۔ باغ کے درمیان سے دریائے کابل گذرتا ہے۔ دریائے کابل کا پانی خوش ذائقہ اور صحت بخش ہے۔ اس کے علاوہ شہر سے مغرب کی جانب چمنستانوں کا وسیع سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ کابل کی پولیس مسافروں کی حفاظت اور ان کے ضروری معاملات کی طرف خاص طور پر توجہ دیتی ہے۔

کابل میں شرکت "اسہامی" (یعنی افغان نیشنل بنک) کا دفتر مسافروں کی پریشانی دُور کرنے کا موجب ہے۔ جہاں سکوں کے مبادلہ اور روپیہ جمع کرانے کا کام تسلی بخش طریق پر ہوتا ہے۔ یہ دفتر کابل ہوٹل کے قریب ہے۔ کابل کے اندر اور کابل کے باہر نقل وحرکت موٹر کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ شہر کابل کے شمالی کنارے پر موٹروں کا اڈہ ہے۔ جہاں مناسب کرایہ پر ہر وقت موٹر مل سکتی ہے۔

علمی ادارے

علمی و ادبی ذوق رکھنے والے سیاح عموماً ان اداروں کی سیر ضروری سمجھتے ہیں۔ جو ذہن ودماغ کی تہذیب و تربیت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اسلئے کابل کے علمی اداروں کی مختصر فہرست درج ذیل ہے:۔
(۱) دار التالیف (۲) انجمن ادبی و تاریخی۔
(۳) دار العلوم عربیہ۔ (۴) مکتب صناعیہ۔
(۵) مکتب عالی ورشدیہ (۶) مکتب حربیہ
(۷) مکتب زراعت (۸) مکتب استقلال
(۹) مکتب رخصاریہ (۱۰) مکتب جیبیہ۔
اس کے علاوہ معمولی تعلیم و تدریس کے مدارس کثیر تعداد میں ہیں۔

غزنی

افغانستان میں اب تک ریلوے لائن نہیں بچھائی گئی۔ آمدورفت کا کام عموماً موٹروں اور لاریوں سے لیا جاتا ہے۔ کابل میں قندھار کے لئے ہر وقت موٹر اور لاری میسر آسکتی ہے۔ مسافر جب کابل سے قندھار جاتا ہے۔ تو اسکو موضع "چاردہی" کے خوشگوار مناظر سے گزرنا پڑتا ہے۔ جو کابل سے ایک کیلومیٹر پر ہے۔ اس کے بعد میدانی علاقہ ہے۔ جو قسم قسم کے درختوں اور رنگارنگ پھولوں سے رشکِ بہشت بنا ہوا ہے۔ قندھار کی راہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی منزل شیخ آباد ہے۔ جو غزنی میں ہے۔ اور اس مقام کی آب و ہوا کابل سے مختلف ہے۔ اس کے بعد مسافر غزنی میں داخل ہوتا ہے۔ یہ شہر قدیم افغانی تہذیب و تمدن اور شان و شوکت کا سب سے بڑا سرمایہ دار ہے۔ اگرچہ غزنی ہمیشہ آغوش انقلاب میں رہا۔ اور ہزاروں سیاسی حوادث اسکی بنیادیں متزلزل کرنے کے درپے رہے لیکن ہنوز اسکی تمدنی زیبائش سلاطین غزنویہ کی سطوت اور کشور کشائی کی شہادت دے رہی ہے۔ لیکن شہر کا جنوب مغربی حصہ حوادث زمانہ سے لقمۂ زمین ہو کر رہ گیا ہے علاوہ ازیں آثار قدیمہ میں سے مشہور جنگی قلعہ (بالاحصار) دیکھنے کی چیز ہے۔ اس قلعے سے زمانۂ قدیم کی حکومتیں اٹھیں۔ اس قلعہ کی تعمیر شوکت غزنویہ کے عہد میں ہوئی۔ تاہم اس میں اس سے پہلے کے آثار بھی موجود ہیں۔ غزنی کی آب و ہوا معتدل ہے۔ لیکن سردیوں میں سخت برفباری بھی ہوتی ہے غزنی میں مسجد محمود بھی اپنی دلکشی کے اعتبار سے دیکھنے کی چیز ہے۔ اس کے علاوہ روضۂ سلطان محمود و روضۂ سلطان سبکتگین اور مرزا سلطان عبد الرزاق آثار قدیمہ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

غزنی اور قندھار کا درمیانی علاقہ

غزنی سے قندھار کی طرف ایک خوشگوار جنگل ہے۔ جس کو عبور کرنے کے بعد "موٹرکار" میں داخل ہوتی ہے۔ اسجگہ جو چیز مسافروں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ وہ ایک خوشنما ہوٹل ہے۔ جہاں آرام و آسائش اور خورد و نوش کے تمام لوازم موجود ہیں اس کے بعد موٹر "قلات" میں ٹیلیفون قیام اور طعام کا معقول بندوبست ہے۔ یہاں سے دوسری منزل "جلاک" ہے۔ "جلاک" فطری مناظر کے اعتبار سے حد درجہ نظر افروز ہے۔ یہ مقام اپنے اندر بہت سے آثار قدیمہ رکھتا ہے۔ جو تاریخی اعتبار سے قدیم تمدن اور دیرینہ تہذیب کی زندہ جاوید یادگار ہیں۔ اگرچہ حوادث زمانہ نے ان کو بارہا مٹانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اب تک گذشتہ روایات کو زندہ کر رہے ہیں۔

قندھار

"جلاک" کے بعد مسافر قندھار میں داخل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اسکی نظر ایک دلفریب باغ پر پڑتی ہے۔ جو شہر سے نصف کیلومیٹر پر واقع ہے۔ اس چمنستان کو "منزل باغ" کہتے ہیں۔ یہ مقام ان مسافروں کی کلفت راحت سے بدلنے کا موجب ہوتا ہے۔ جو کابل سے قندھار آتے ہیں۔ یہاں ٹیلیفون اور دوسری ضروریات زندگی موجود ہیں۔ مسافر باغ میں ایک دو گھنٹہ آرام کرنے کے بعد شہر قندھار میں داخل ہوتا ہے۔ یہ شہر افغانستان کے خوبصورت ترین اور تاریخی بلاد میں سے ہے۔ بازار اور گلیاں فراخ ہیں۔ بلدیہ کی طرف سے شہر کی صفائی کا انتظام حفظان صحت کے اصول پر کیا گیا ہے۔ قندھار کی تاریخی عمارتوں میں عمارت "خرقہ مبارک" اور مقبرہ حضرت احمد شاہ خاص طور پر مشہور ہیں۔ شہر قندھار اپنی جغرافیائی اور تاریخی اہمیت کے لحاظ سے سارے ایشیا میں مشہور ہے شہر کے باشندے خوش وضعی اور خوش پوشی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ شہر کے گرداگرد باغات ہیں۔

قندھار سے روانگی

قندھار سے ۲۷۵ کیلومیٹر پر شہر "فراہ" ہے۔ یہ شہر دیکھنے کے قابل ہے۔ اس کے درمیان سے دریا گزرتا ہے۔ جس پر لوہے کا پل بندھا ہے۔ لیکن عام طور پر کشتی استعمال کی جاتی ہے۔ دریائے "فراہ" غور کے پہاڑوں سے آتا ہے۔ اس شہر کے سینے میں قدیم زمانے کے بہت سے آثار مدفون ہیں۔ شہر کی تقسیم اور آبادی میں جدید اصول کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ہرات

"فراہ" سے موٹر دس گھنٹے کے بعد شہر ہرات میں پہنچتا ہے۔ یہ شہر اپنی قدامت کی وجہ سے افغانستان کے مشہور تاریخی شہروں میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں "سلطنت ایران" "سلطنت روسیہ" کے سفارت خانے ہیں۔ "ہرات" قندھار سے چھ سو پینتالیس کیلومیٹر پر واقع ہے۔ علاقہ ہرات شادابی۔ سرسبزی اور زراعتی ترقی کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اس میں بہترین قسم کے انگور اور "شفتالو" پیدا ہوتے ہیں۔ "ہرات" کی فصیل حد درجہ عریض ہے اس میں سے زمانۂ قدیم کے بہت سے حکمران گذر کر افغانستان اور ہندوستان میں داخل ہوتے تھے۔ بعض مورخین کا خیال ہے۔ کہ "ہرات" کی بناد سکندر اعظم نے رکھی تھی۔ "ہرات" کے قرب و جوار میں طیور اور ہرن کثرت سے ملتے ہیں۔ ہرات اور اس کے قرب و جوار میں آثار قدیمہ افغانستان کے تمام حصوں سے زیادہ ہیں۔ خصوصاً سلاطین غوریہ کی عمارتیں حد درجہ دلچسپ ہیں۔ (پرتاب)

نلی میں انسان پیدا کرنیوالی عورت

نیویارک کی ڈاکٹر ٹیکسن نے سائنس کی نئی معلومات میں کمال کر دیا ہے:۔

آپ نے کئی سال کے تجربات کے بعد یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ انسان بغیر عورت اور مرد کی مجامعت کے بھی پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ آپ نے شیشے کی ایک بہت بڑی نلی میں انسان پیدا کر کے دکھا دیا۔ جو ابھی تک زندہ ہے۔ اور نلی کے اندر ہی نشو و نما پاتا ہے۔

لاہور میں ایک شخص پیر حقے شاہ کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ الزام یہ ہے۔ کہ اس نے کسی شخص کے درد کا علاج کرنے کے لئے اسے اتنا پیٹا۔ کہ درد کے ساتھ روح بھی غائب ہو گئی۔ اس پیر حقے شاہ کے حالات ناظرین فاروق کی تفریح کے لئے درج ذیل ہیں:۔

ریلوے کے پرانے دفتر کے سامنے ایک غلیظ اور مخبوط الحواس آدمی پڑا رہتا تھا جس پر مکھیاں بھنبھناتی رہتی تھیں۔ رفتہ رفتہ چند خوش اعتقاد لوگوں نے اسے مجذوب اور خدا رسیدہ سمجھ کر اسکی پرستش شروع کر دی۔ اور یہ غلاظت کا ڈھیر ایک اچھا خاصا ولی بن کر رہ گیا۔

مرد عقیدتمندوں کے علاوہ عورتیں بھی آنے لگیں۔ اور اپنی مرادیں مانگنے لگیں۔ حقہ رونق محفل ہے۔ مرد عقیدتمند ایک حقہ لاتے۔ تو عورتیں جوش عقیدت میں دو حقے خرید لاتیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہاں حقوں کی ایک قطار کھڑی ہو گئی۔ اور یہ فقیر حقے شاہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔

حقے شاہ مجذوبانہ بڑ کے دوران میں اور عورت حاجتمندوں کے سوال پر فحش گالیاں دینے لگا۔ جسے تعلیمیافتہ حضرات نے سختی سے محسوس کیا۔ اور ایسی فحش گوئی سے باز رکھنا چاہا۔ لیکن یہاں الٹا اثر ہوا۔ ان روشن خیال نوجوانوں نے حقے شاہ کو جبراً تانگے میں لادا۔ اور لاہور شہر کی حدود پار کر کے میانمیر کے قریب چھوڑ آئے۔

یہاں بھی وہی کیفیت شروع ہو گئی۔ اور اس سے عقیدتمندوں کا چھٹکارا یوں ہوا۔ کہ حقے شاہ نے اپنے ایک عقیدتمند مریض کا علاج کرتے کرتے اسے گنج چلتا کر دیا۔ اور پولیس اسے گرفتار کر کے لے گئی۔ مسلمانوں کی عقیدت بھی کیسے کیسے رنگ اختیار کرتی ہے۔ خدا بچائے۔ (رشان)

آریہ سماج کے خلاف ہندو نوجوانوں کا جہاد

آریہ سماج کا وجود اور اسکی نامبارک سرگرمیاں ہندوستان کے اتحاد اور آزادی میں ایک زبردست روک ہیں۔ اگر یہ جماعت ہندوستان میں پیدا نہ ہوئی ہوتی۔ تو آج ملک کا نقشہ دوسرا ہوتا۔ سوامی دیانند جی اور ان کے پیروؤں نے جس دل آزار طریق پر دوسرے مذاہب کے خلاف غلط بیانیاں اور بدزبانیاں کی ہیں۔ اس نے ہندوستان کی تاریخ کو بدل دیا ہے۔ یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ اب ہندو نوجوانوں کا ایک طبقہ آریہ سماج کی اصلیت اور مقصد کو سمجھ کر اس کے خلاف صف آرا ہو گیا ہے خود آریہ سماجیوں میں بھی ایسے نوجوان پیدا ہو رہے ہیں۔ جو آریہ سماج کی امن سوز سرگرمیوں کو نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں۔ متعدد مقامات پر ان نوجوانوں نے اپنی آواز بلند کی جس کا ذکر اس پارٹی کا آرگن "آریہ گزٹ" مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہے:۔

ابھی ابھی ہوشیارپور کے ضلع میں ایک جگہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوا۔ وہاں کانگرسی اور سامبہ خیالات رکھنے والے چند نوجوانوں نے آکر بڑا اودھم مچایا۔ اس کا کارن ان کے خیال میں یہ تھا۔ کہ آریہ سماج ایک فرقہ دارانہ تحریک ہے۔ اس لئے بھارت ورش کی آزادی کے راستہ میں ایک بڑی بھاری رکاوٹ ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں کانگڑہ کے ضلع میں ایک آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوا اور وہاں بھی چند شرارت پسند نوجوانوں نے شور مچایا۔ اور یہ کہا۔ کہ آریہ سماج کا کام بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہندوستان کے متحد ہو جانے میں ایک بڑی بھاری رکاوٹ ہے۔" ہندو نوجوانوں

ہمارے خیال میں اگر [illegible] ہندو دوست [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیکاری کا انسداد

ہندوستان میں بے کاری کا عذاب روز بروز زیادہ مہیب صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس بارہ میں تعلیمیافتہ نوجوانوں کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے۔ جس سے اخبار بین حضرات ناواقف نہیں ہیں۔ مسلسل چیخ و پکار کے بعد حکومت اور مختلف یونیورسٹیوں نے انسداد بے کاری کے مسئلہ پر کچھ توجہ کی ہے۔ اس کے متعلق ایک تازہ خبر یہ موصول ہوئی ہے۔ کہ :۔

"حکومت ہند کی تجویز پر تمام ہندوستانی یونیورسٹیوں نے اتفاق کیا ہے۔ کہ اپنے کالجوں کے برسر روزگار اور بے کار طلبہ کے متعلق اعداد و شمار مہیا کریں۔ یہ اعداد و شمار طلبہ اور ملازم رکھنے والوں دونوں کے لئے مفید ہوں گے۔ پنجاب یونیورسٹی نے اس سلسلہ میں ایک اور قدم بڑھاتے ہوئے بیکاری کا ایک بیورو قائم کیا ہے۔ جو بیکاروں اور ملازم رکھنے والوں کے درمیان ایک واسطہ ہوگا۔ بیورو نے ایک رجسٹر رکھا ہوا ہے۔ جس میں بیکار طلبہ کے نام اور تعلیمی قابلیت درج کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ملازموں کی ضرورت ہو۔ وہ اس فہرست کی ایک نقل حاصل کر کے اپنی پسند کا ملازم منتخب کر سکتے ہیں"۔

اس قسم کی کوششیں اچھی ہیں۔ لیکن حالات اس سے زیادہ وسیع اور مؤثر مساعی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور جب تک یہ نہ ہوگا۔ بیکاری کی وبا کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان نوجوانوں میں بے کاری بہت زیادہ ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے مذکورہ بالا بیورو سے فائدہ اٹھائیں۔

یورپ کی "مذہبی رواداری"

یورپ کو اپنی آزاد خیالی اور مذہبی رواداری پر بہت ناز ہے۔ اور وہ عرصہ دراز سے اسلام اور مسلمانوں پر تنگ خیالی اور تعصب کا الزام دنیا چلا آرہا ہے۔ لیکن اسکی اپنی کیا کیفیت ہے۔ اس کے متعلق ولایتی ڈاک کی ایک تازہ خبر ملاحظہ فرمائیں :۔

"جرمنی کے سالزبرگ کے چوک میں دو ہزار سیاسی اور مذہبی کتابیں کہ جن کے مصنف یہودی سیاست دان اور مذہبی پیشوا تھے۔ نذر آتش کر دی گئیں۔ یہ کتابیں شہر کی لائبریریوں سے نکال کر لوگوں نے حکام کے حوالے کی تھیں۔ جرمنی کو یہودیوں سے پاک کرنے کے پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی ہے۔ جس وقت کتابوں کو آگ لگائی گئی۔ اس وقت ہزاروں آدمیوں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے"۔

اگر خدانخواستہ اس قسم کا کوئی واقعہ کسی اسلامی ملک میں وقوع پذیر ہو جاتا۔ تو یورپ کے علمی حلقوں اور اخبارات میں فوراً صف ماتم بچھ جاتی۔ آزادی رائے اور علم دوستی کے نام پر آوازیں بلند ہونی شروع ہو جاتیں۔ مسلمانوں کے خلاف قدیم فرضی واقعات کا اعادہ زور شور سے شروع ہو جاتا۔ کتب خانہ اسکندریہ کے جلائے جانے کا غلط افسانہ بار بار دوہرایا جاتا۔ لیکن اب جبکہ خود یورپ ایک مہذب ملک اس حرکت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ سب کے لبوں پر مہر خاموشی لگی ہوئی ہے۔ (پیغام)

روس میں پادریوں کا قتل عام

ولایتی ڈاک کی ایک تازہ خبر ملاحظہ فرمائیں :۔

"جب سے روس میں بالشویک حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک ۲۸۰۰۰ پادری موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ اور ۱۵۰۰۰ پادری قیدخانوں میں سڑ رہے ہیں۔ ان میں ۲۰ لاٹ پادری ہیں ۱۹۳۶ء میں پانچ سو پادری بیگار کے لئے سائبیریا بھیجے گئے تھے"۔

یہ خبر یورپ کے ایک ملک کے متعلق یورپ کے اخبارات ہی میں شائع ہوئی ہے۔ مشرقی و اسلامی ممالک کے مذہبی تعصب اور عدم رواداری کی "داستان" تو پرانی ہو چکی ہے۔ یورپ کے اخباروں اور مصنفوں اس کے سیاست دانوں اور مدبروں نے کئی صدیوں تک اس کے خلاف شور مچائے رکھا۔ فرضی واقعات کو تاریخی حقائق کے رنگ میں اس طرح پیش کیا۔ کہ بے خبر دنیا کو نقل پر اصل کا دھوکہ ہونے لگا۔ لیکن اب براعظم یورپ ہی کے ایک ملک کے اس کارنامے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ اگر کہیں کسی اسلامی یا مشرقی ملک میں چند پادری بھی قتل و مجروح ہو جاتے۔ تو تمام یورپ میں صف ماتم بچھ جاتی۔ وہاں کے ہر ایک اخبار کے صفحات پر مسلمانوں اور ایشیائیوں کے مظالم اور وحشیانہ پن کا چرچا دکھائی دیتا۔ لیکن روس کے اس قتل عام کو پورے سکون سے برداشت کیا جا رہا ہے۔ موجودہ روس کا طرز حکومت اور اس کے نظریئے مغربی تہذیب کی پیداوار ہیں۔ لہٰذا روس میں اس قسم کے جو مظالم ہو رہے ہیں ان کی تمامتر ذمہ داری اسی دجالی تہذیب اور اس کے علمبرداروں پر ہی ہے۔

ہندو مشن

مجاہد کا پریم بھرا پیغام ہندو بھائیوں کے نام

ہے ہند کی دھرتی کے گیا اور بنارس کے شہروں میں بسنے والے ہندو بھائیو! آج میں نے تم تک ایک پریم بھرا پیغام پہنچانا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ لوگ اس پریم بھرے پیغام کو سنکر صدق دل سے ست کو قبول کریں گے۔

آپ لوگوں سے یہ امر مخفی نہیں ہے۔ کہ جب پرماتما کی مخلوق دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کا راستہ اختیار کر چکی تھی۔ ست کا نام لیوا بمشکل ملتا تھا۔ ہاں اس وقت جبکہ سنسار کے رہنے والے مختلف پاپوں میں ملبوس تھے۔ اس ایشور مہاراج نے جس کے بھید نیارے ہیں۔ اپنی صفات دیالو اور کرپالو کے مطابق اپنی پیدا کردہ مخلوق کی ناؤ بھنور میں سے نکالنے کی خاطر حضرت کرشن و رام چندر علیہم السلام نامی اپنے پیارے بھگتوں کو بھیجا۔ تا سنسار کے رہنے والے منش ان کے بتائے ہوئے نیموں پر چل کر پرماتما کے بھگت بن جائیں۔

ہندو سجنوں! آپ لوگوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بہت سے منشوں نے ان کی صداقت سے پُر آواز پر لبیک کہا۔ اور پرماتما کے بھگت بن گئے۔ اور آج وہ لوگ آپ لوگوں کی آنکھوں کے تارے یقین کئے جاتے ہیں۔ اور آپ لوگ ان کی ترقیات کے لئے پرارتھنا کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہے ایشور! تو اپنی دیا اور کرپا کی بارش ان پر برسا۔

مگر جہاں ہندو تاریخ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام کی بانسری نے بہت سے نیک دل لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ کئی کنس جیسے ڈشٹوں نے ان کی تکذیب پر کمر باندھ لی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایسے لوگ حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے۔ اور آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں ملتا۔

پس آج ایک بہت بڑی مدت کے بعد پھر پرماتما چاہتا ہے۔ کہ اسکی مخلوق است کو چھوڑ کر ست کے چرنوں میں سیس جھکا دے اسلیئے اس نے اپنے ایک بھگت مرزا غلام احمدؑ نامی کو ہند کی دھرتی سے کھڑا کیا ہے۔ تا جو کوئی اسکی آواز پر لبیک کہے۔ پرماتما کا بھگت بن جائے۔

ہے بھارت کی زمین! تو کسقدر خوش قسمت زمین ہے۔ کہ تجھکو پرماتما نے نوازا۔ اور تیری ایک قادیان نامی لبستی میں سوہنا من موہنا بھگت بھیجا ہے۔ بھارت ورش کی زمین تو اس پر جسقدر بھی ناز اور فخر کرے۔ تیرے لئے کم ہے۔

ہے ہندو مت کے پرچارکو! میں تمہیں نصیحتاً کہتا ہوں۔ کہ چھوڑ دو ان بتوں کی پوجا کو جن کی پوجا آخرت میں فائدہ مند ثابت نہ ہوگی۔ ہے ہندو مترو! حضرت کرشن ثانی مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کی بانسری کی سُریلی آواز سنو۔ کہ وہ کیا کہتی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ تم پرماتما سے بیگانہ ہو چکے۔ تم نے اپنے بزرگوں کی تعلیم کو چھوڑ دیا۔ اسلیئے اب ہندو دھرم میں مکتی نہیں۔ بلکہ تم اب اسلام دھرم کے سامنے سیس جھکاؤ۔ تا مکتی کے حامل بن سکو۔ پرماتما اپنے پیارے بھگت کو کہتا ہے۔ کہ "ہے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی"۔ سجنوں! جسکی مہما گیتا میں لکھی گئی وہ کہتا ہے۔ کہ سنسار کے بسنے والے سب کے سب عرب دیش کے مہادیو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں۔ وہ کہتا ہے۔ کہ ہندو تب ہی پرماتما کا بھگت بن سکتا ہے۔ جبکہ ست کے آگے سیس جھکائے۔

ہے ہندو متر! اگر تو چاہتا ہے۔ کہ اپنے بزرگوں کی تعظیم و تکریم کر کے پرماتما کا بھگت بنے۔ تو ان کی بشارتوں کے مطابق جو اہل ہنود کی پستکوں میں درج ہیں۔ اس زمانہ کے کرشن ثانی مسیح قادیانی پر ایمان لے آ۔ اور اسلام کے دوارے پر آ گر۔ اور کرشن ثانی رسول ربانی کے حق میں پرارتھنا کر۔ کہ ہے کرشن ثانی تیرا استارہ بلند ہو۔ اور تیرے ماننے والے اس سنسار میں پھولیں اور پھلیں۔ ہے کرشن رودر گوپال تیری جے۔

ہے ہندو جاتی! سُن کہ اس زمانہ کا کرشن کیا فرماتا ہے:

"اگر تم ایماندار ہو۔ تو شکر کرو۔ اور شکر کے سجدات بجا لاؤ۔ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گذر گئے۔ اور بے شمار روحیں اس کے ۴ شوق میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اسکی قدر کرنا نہ کرنا یا فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اسکو بار بار بیان کروں گا۔ اور اس سے اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا۔ کہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفریحی کالم

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ بابو روپ چند مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ایک چور کا اس بات پر پولیس نے چالان کر دیا۔ کہ اس نے صبح دن دہاڑے نقب زنی کی۔

مجسٹریٹ (مقدمہ شروع کرنے سے پہلے) چونکہ اب مقدمہ شروع ہونے والا ہے۔ اسلئے اب جو شور مچائیگا۔ کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔

چور (ملزم) شور مچا کر۔ جناب میں ہی شور کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے باہر نکال دیں۔

مجسٹریٹ۔ چپ رہو۔ تمہارا تو مقدمہ ہے۔ اور تمہیں باہر نکال دیا جائے۔ اچھا تم میرے سوالوں کا جواب دو۔ جو میں تم سے کرتا ہوں۔ تم نے صبح کو کیوں نقب لگائی؟

چور :- جناب کیا کروں۔ رات کو مجھے نیند آجاتی ہے۔ اسلئے اسمیں خلل ڈالنا نہیں چاہتا تھا۔

مجسٹریٹ :- تم نے اکیلے چوری کی یا تمہارے ساتھ اور بھی کوئی تھا۔

چور :- جناب میں نے اکیلے ہی چوری کی۔

مجسٹریٹ :- اور کسی کو کیوں نہ ساتھ لیا؟

چور :- میں نے خیال کیا۔ کہ اگر ایک سے زیادہ آدمی ہوں۔ تو پتہ لگ جاتا ہے۔ اسلئے اکیلے ہی نقب لگانی مناسب سمجھی۔

مجسٹریٹ (ہنس کر) اب تو پتہ لگنے سے بچ گئے۔ اچھا خیر اب تم یہ بتاؤ۔ کہ اس سے پہلے بھی کبھی تمہیں سزا ہوئی ہے۔

چور :- ہاں جناب صرف دس ماہ کی ہوئی تھی۔

مجسٹریٹ :- دیکھو کہیں جھوٹ نہ بولنا۔ ہم مسل نکال کر دیکھ لیگا۔

چور :- اوہو! جناب میں بھول گیا۔ مجھے ایک دفعہ معمولی سزا ہوئی تھی۔ یعنی ۱۰ سال۔

مجسٹریٹ :- (خوب) کبھی جرمانہ بھی ہوا یا نہیں۔

چور :- جی ہاں۔ وہ بھی صرف چار پانچ دفعہ ہی ہوا تھا۔ جس کی کم از کم معمولی رقم ۱۰ ہزار روپیہ تھی۔

مجسٹریٹ :- بہت خوب۔ تب تو تم بڑے پرانے چور معلوم ہوتے ہو۔ اسلئے تم کو درست کرنے کے لئے سخت سزا دینی پڑیگی۔

چور :- جناب آپ کہتے ہیں۔ کہ سخت سزا دونگا۔ مگر پرانے گاہکوں کے ساتھ تو خاص رعایت کرنی چاہیئے۔

مجسٹریٹ :- اچھا زیادہ بکواس نہ کرو۔ یہ بتلاؤ۔ کہ اب تم کچھ کہنا چاہتے ہو۔ کیونکہ میں اب حکم سنانے لگا ہوں۔

چور :- جناب ایک عرض ہے۔ اگر آپ قبول کرلیں۔ ص۔م

مجسٹریٹ :- کیا ہے۔ جلدی کہو۔ چور :- حضور مجھے گھر جانے کی اجازت دیدیں۔ مہربانی ہوگی۔ مجسٹریٹ :- ٹھہرو میں تمہیں ابھی بڑے گھر (جیل) میں جانے کی اجازت دیدیتا ہوں۔ تم کو دن دہاڑے چوری کرنے کے جرم ۴۴

طبّی کالم

موسم برسات کا دستور العمل

برسات کے دو مہینوں میں مسلسل بارشوں کے باعث زمین سے بخارات اٹھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قوائے ہاضمہ پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ ان دنوں ہاضمہ کی طاقت قدرتاً کمزور ہو جاتی ہے۔ تینوں خلط۔ سودا۔ صفراء بلغم (وات پت اور کف) بگڑ جاتے ہیں۔ اسلئے موسم برسات میں ہر انسان کو اپنی صحت کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور مندرجہ ذیل ہدایات کا پابند رہنا چاہیئے۔ جو ان دنوں برقراری صحت کا موجب ہیں:-

(۱) اس موسم میں دن کو سونا اچھا نہیں۔

(۲) رات کو مکان کی چھت پر سونا چاہیئے۔

(۳) جب کبھی اوس ہو۔ تو اس سے اپنے آپ کو اور خاصکر ننھے بچوں کو بچانے کے لئے برسائیوں میں سونا چاہیئے۔

(۴) بارش۔ دھوپ۔ اور مرطوب جگہ سے خاص بچاؤ کرنا چاہیئے۔

(۵) ان دنوں بہت ورزش کرنا مفید نہیں۔

(۶) دریاؤں۔ نہروں۔ اور جوہڑوں کا پانی ان دنوں سخت گدلا ہوتا ہے۔ اسلئے ان میں تیرنا۔ نہانا۔ پانی پینا اچھا نہیں۔

(۷) ہلکی بارش اور باغات کی سیر کرنی چاہیئے۔

(۸) اس موسم میں ہمبستری کرنا شاستروں میں منع لکھا ہے۔

(۹) گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنا۔ نشستگاہ میں خوشبودار پھولوں کے گلدستے رکھنا ہلکے اور صاف کپڑے پہننا مفید ہے۔

(۱۰) اگر ہو سکے۔ تو نہانے سے پہلے جسم پر ابٹنا لگا لینا چاہیئے۔

(۱۱) ان دنوں گھوڑے کی سواری مفید نہیں کہی گئی۔

(۱۲) جس دن بارش ہو۔ اور ہوا خوب چل رہی ہو۔ اس دن پوڑے (پوئے) دودھ کی کھیر جس میں گھی شامل ہو۔ گھیور (مٹھائی۔ جلیبی۔ لڈو کھانے چاہئیں۔

(۱۳) کھانے پینے کی چیزوں میں شہد کا معقول حصہ ہونا چاہیئے۔

(۱۴) گائے یا بکری کا دودھ۔ دھنیا۔ باتھو کا ساگ۔ کول ڈوڈے۔ کھجور۔ لیموں۔ گھیا توری انجیر۔ بیر۔ آم۔ ناریل۔ کیلا۔ دہی۔ کھانڈ۔ کھٹائی۔ چھاچھ۔ مونگ۔ چاول۔ نمکین چیزیں کھانا مفید ہے۔

(۱۵) بارش جب ہو رہی ہو۔ تو کوئی برتن بارش میں رکھ دینا چاہیئے۔ اور یہ پانی استعمال میں لانا چاہیئے۔

(۱۶) چڑوے۔ پھوٹ۔ تربوز اور بھینس کا دودھ ان دنوں استعمال کرنا اچھا نہیں۔

(۱۷) تیز دوڑنا۔ آگ تاپنا۔ چھلانگیں لگانا کودنا۔ کوئی ایسا کام کرنا جس سے جسم دکھنا شروع ہو جائے۔ رات کو جاگنا۔ بغیر وقت کی پابندی کے کھانا کھانا۔ کافی دور تک بوجھ اٹھانا اچھا نہیں۔

(۱۸) بھوک۔ پیاس۔ آنسو۔ چھینک۔ ڈکار باد مخالف۔ ٹٹی۔ پیشاب روکنا سخت مضر ہے۔

(۱۹) ان ایام میں جسم پر صندل کا لیپ کرنا ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ (ماخوذ)

بقیہ مضمون صــ۴ـ

دست بردار ہونا پڑے گا۔ اور افریقہ کا ہی کیا ذکر ہے۔ ہندوستان میں جو کام مسلمان لوگ کر رہے ہیں۔ وہ بھی عیسائیوں کے سامنے ہے۔ بنگال میں مسلمانوں کی آبادی ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے"۔ (اخبار اہلحدیث ۲۴ راپریل و یکم مئی ۱۹۰۸ء صــ۱۵)

ونعم ما قیل ؎

دی اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

یاد رکھیں کہ انبیا صرف تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدرجہ احسن کر دی۔ اور ایک عظیم الشان جماعت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی اور اسلام کے جھنڈے کو بلند و بالا کرنے والی پیدا کر دی۔ پس یہ عظیم الشان کام جو غلبۂ اسلام کا پیش خیمہ ہے۔ اور اسلام کی ترقی کی داغ بیل ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ بیل منڈھے چڑھیگی۔ اور دشمن خائب و خاسر ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- "یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہ اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہ دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مریگی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسےٰ ابتک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی۔ کہ عیسےٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا"۔ آگے فرماتے ہیں:-

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں۔ جو اس کو روک سکے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صــ۶۵)

پس مبارک ہیں وے۔ جو شکوک و شبہات کی وادیوں میں بھٹکنے کی بجائے۔ خدا کے برگزیدہ مسیح پر ایمان لائے۔ اور انہیں کے لئے کامیابی اور کامرانی ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(خاکسار عبدالرحمٰن مبشر (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(بقیہ خبریں صــ۱۲ـ)

—— کینٹین یکم جون۔ کل جنوبی چین میں کینٹین کے قریب چینی اور جاپانی طیاروں کے درمیان زبردست فضائی جنگ ہوئی۔ چینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نے ۵۴ جاپانی طیاروں میں سے ۱۵ گرا لئے ہیں۔ اس کے برعکس جاپانیوں کا بیان ہے۔ کہ ہم نے بیس چینی طیارے گرا لئے ہیں۔ ہمارے صرف ایک طیارے کو نقصان پہنچا ہے۔

—— تقسیم فلسطین کے خلاف عربی ممالک میں پُرزور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اور برطانیہ کے خلاف ناراضگی بڑھ رہی ہے۔

—— جاپان کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ موسم خزاں سے اب تک چین کو روس نے ۵ سو ہوائی جہاز ۲ سو ہواباز اور دیگر بے شمار آلات حرب اور مختلف صورتوں میں فوجی کمک ارسال کی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ لندن۔ پیرس اور پراگ میں مقیم روسی سفیروں کو فوراً ماسکو پہنچنے کا حکم ملا ہے۔ اس سے پیشتر اسی انداز میں جو روسی سفیر ماسکو میں طلب کئے گئے تھے۔ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان سفیروں کا بھی یہی حشر ہوگا۔

چیدہ خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

—— لاہور ۳۰ مئی۔ آج لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس سکیمپ نے ٹربیبیون ٹرسٹ کیس کا فیصلہ سنا دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ پروفیسر روچی رام ساہنی۔ لالہ جگن ناتھ اگروال اور رائے بہادر کنورسین کے نام ٹرسٹ کی ممبری سے خارج کر دیئے جائیں۔ اور ان کی جگہ نئے ٹرسٹی مقرر کئے جائیں۔
فاضل جج نے قرار دیا۔ کہ پروفیسر روچی رام کا یہ دعوےٰ ناکام رہا ہے۔ پروفیسر روچی رام ٹرسٹ سے اسلئے خارج کیا گیا ہے۔ کہ ان کا رویہ ہمیشہ رکاوٹ ڈالنے والا رہا ہے۔ لالہ جگن ناتھ کا نام اسلئے اڑایا گیا۔ کہ ان کی تقرری ثابت نہیں ہوئی۔ اور رائے بہادر کنورسین کا اسلئے کہ وہ لاہور سے بہت دور رہتے ہیں۔ اور ٹرسٹ کے کام میں حصہ نہیں لے سکتے۔
عدالت نے حکم دیا۔ کہ طرفین اپنا اپنا خرچہ خود برداشت کریں۔

—— نئی دہلی۔ ۳۱ مئی۔ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کو وجود میں آئے ۸ ماہ ہو چکے ہیں۔ اور اب پہلی مرتبہ پہلا مقدمہ اس عدالت میں پیش ہوا۔ پٹرول پر ٹیکس کے متعلق حکومت سی۔ پی اور حکومت ہند کے درمیان آئینی تنازعہ اس مقدمہ کی بنا ہے۔

—— کینٹین ۳۱ مئی۔ چین و جاپان کی جنگ بدستور جاری ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں نے چوتھی مرتبہ کینٹین پر مسلسل بمباری کی۔ جس کی وجہ سے لا تعداد انسان ہلاک و زخمی ہوئے۔

—— برلن ۳۱ مئی۔ حکومت جرمن نے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ جرمن یونیورسٹیاں اعزازی ڈگریاں نہ دیا کریں۔ صرف سائنٹیفک کارناموں کے لئے اعزازی خطاب دیئے جائیں گے۔

—— ٹوکیو۔ ۳۱ مئی۔ گذشتہ سال جاپان میں ڈیڑھ ہزار مشتبہ کمیونسٹ گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے اب ۲۳۵ کے خلاف بند کمرے میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔

—— بنوں۔ ۳۱ مئی۔ کل صبح شہر کے مختلف حصوں میں فارسی زبان میں لکھے ہوئے اشتہارات چسپاں پائے گئے۔ جو فقیر ایپی کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ کوئی ہندو مسلمان یا سکھ ٹوچی سڑک پر سفر نہ کرے۔ نہ ہی لاری وغیرہ چلائے۔ ورنہ ہمارے آدمی پکڑ کرلے جائیں گے۔ ہم اسکی حفاظت کے لئے ذمہ دار نہ ہوں گے۔
اس انتباہ کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ انگریز فوجیں اس سڑک کو استعمال کر رہی ہیں۔ مگر فقیر ایپی اسے پسند نہیں کرتا۔ پولیس نے یہ اشتہار اتار لئے۔ اور اب تحقیقات کر رہی ہے۔

—— پانی پت۔ ۲ جون۔ موضع کارو تحصیل پانی پت میں منگل کی رات کو ایک زبردست ڈاکہ پڑا۔ ایک درجن سے زائد ڈاکوؤں نے ایک مہاجن کے گھر داخل ہو کر اسے لوٹنا چاہا۔ گھر والوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن ڈاکو مہاجن کی والدہ کو قتل اور مہاجن اور اس کے تین چار اور رشتہ داروں کو زخمی کر کے ہزارہا روپے کے زیورات اور مال لوٹ کر لے گئے۔

—— موگا۔ ۲ جون۔ موگا کے سب رجسٹرار بھائی راجندر سنگھ کو زیر دفعہ ۱۹۳ ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ بھائی راجندر سنگھ کو بعد ازاں سشن جج فیروزپور کی عدالت سے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

—— احمد آباد یکم جون۔ سردار پٹیل نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ آئندہ تین سال کے دوران میں ہندوستان کے اندر قطعی طور پر شراب نوشی کی ممانعت ہو سکے گی۔ انہوں نے مزید کہا۔ اگر اس بندش کی وجہ سے صوبائی حکومتوں کے بجٹ پر بوجھ پڑا۔ تو مرکزی حکومت سے استدعا کی جائے گی۔ کہ وہ فوجی اخراجات میں کمی کر کے صوبجاتی حکومتوں کی مدد کرے۔

—— لاہور۔ ۲ جون۔ آج امپیریل بنک لاہور میں ایک عجیب واردات ہوگئی۔ یونیورسٹی کا ایک چپڑاسی خزانچی کے پاس گیا۔ اور اسے کہنے لگا۔ تمہیں فلاں آدمی بلاتا ہے۔ جب خزانچی کی نظر دوسری طرف ہوئی۔ تو چپڑاسی نے دو ہزار روپے کے نوٹ اٹھا لئے۔ اور بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن چند اشخاص نے اسے دیکھ لیا۔ انہوں نے شور مچایا۔ اور ملزم گرفتار ہو گیا۔

—— راولپنڈی ۲ جون۔ کل رات شہر کے تجارتی مرکز راجہ بازار میں تباہ کن آتشزدگی کی واردات ہوگئی۔ یہ آگ سب سے پہلے "یونیورسل سٹور" میں لگی۔ اور بعد میں اور دوکانوں پر پھیل گئی۔ آگ بمشکل پانچ بجے صبح تک بجھائی جا سکی۔ اور ایک عرصہ میں تیرہ دوکانیں اور چند رہائشی مکان جل چکے تھے۔ نقصان کا اندازہ دو لاکھ روپیہ کے قریب لگایا جاتا ہے۔ کئی ہزار کے نوٹ بھی جل گئے۔ اکثر دوکانیں بیمہ شدہ تھیں۔

—— شیخوپورہ۔ ۲ جون۔ موضع نجاپور میں کسی شخص نے بے احتیاطی سے ایک گندم کے کھلیان کے پاس جلتے ہوئے سگریٹ کا ایک ٹکڑا پھینک دیا جس سے ایک ہزار مالیت کی گندم جل کر راکھ ہو گئی۔

—— کانپور ۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ "ہڑتالی عورتوں" کا انتظام کرنے کے لئے پولیس نے سولہ عورتوں کو بطور کانسٹیبل بھرتی کیا ہے۔

—— کوہاٹ۔ یکم جون۔ فورٹ روڈ پر ایک نوجوان وزیری ہاتھ میں بم لئے جا رہا تھا۔ کہ بم اتفاق سے زمین پر گر پڑا۔ اور ایک زبردست دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ نوجوان اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ اسکی شخصیت کا پتہ نہیں مل سکا۔

—— لاہور۔ یکم جون۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں مکھڈ کے پیر لال بادشاہ کی درخواست ضمانت پیش ہوئی۔ پیر مکھڈ کو نواب آف کالا باغ کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

—— پنڈت جواہر لال نے یورپ جاتے ہوئے بمبئی میں تقریر کی ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ کانفرنس فیڈریشن کو تباہ کرنے کے لئے انتہائی قدم اٹھانے سے بھی گریز نہیں کریگی۔ پنڈت جواہر لال روس۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ تمام ملکوں کا دورہ کرینگے۔

—— ناگپور میں سکول ماسٹروں کے لئے کانگرس کا ممبر بننا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

—— ہری پور ہزارہ کی خبر ہے۔ کہ ایک گوسائیں اپنی چیلی کو لے بھاگے ہیں۔ ان کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری ہو چکے ہیں۔

—— لاہور یکم جون۔ پنجاب کے مختلف علاقوں میں ہیضہ کی وبا سرعت سے پھیل رہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ ۹۲ موتیں ہوئیں۔

—— شملہ یکم جون۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ جنوب مشرقی دتہ خیل میں اہل قبائل کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ دتا خیل اور رزانی کے درمیان اہل قبائل نے خاصہ داروں کی ایک چوکی جلا دی۔ خاصہ داروں نے ان کا ایک آدمی ہلاک اور متعدد زخمی کر دیئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دو مغوی ہندوؤں کو رہا کر دیا گیا ہے۔

—— لاہور ۲ جون۔ امتحانات الیف اے کے نتائج ۱۸ جون کو اور بی اے اور بی۔ ایس سی کے نتائج ۱۲ جون کو شائع کر دیئے جائیں گے۔

—— کراچی۔ یکم جون۔ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان تجارتی گفت و شنید کے سلسلہ میں سر محمد ظفر اللہ خاں بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو گئے۔ امید ہے۔ کہ آپ یکم اگست تک واپس ہندوستان آجائیں گے۔

—— کلکتہ یکم جون۔ حکومت بنگال ان دنوں آبپاشی کی ایک زبردست سکیم پر غور کر رہی ہے۔ جس پر قریباً ۲½ کروڑ روپے صرف ہوں گے۔

—— یو۔ پی کی کانگرسی حکومت کے خلاف وہاں کے زمینداروں اور تعلقہ داروں میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ گذشتہ ہفتہ لکھنؤ میں مالکان اراضی کی ایک کانفرنس مہاراجہ دربھنگہ کی زیر صدارت ہوئی تھی جس میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔

—— بمبئی ۲ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۴ جون سے بمبئی میں منعقد ہو رہا ہے۔ مختلف سیاسی حلقے اس اجلاس کو بے حد اہمیت دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس اجلاس میں اس امر کا فیصلہ ہونا ہے۔ کہ گاندھی سبھاش۔ جناح مذاکرات کے نتیجہ کے طور پر کانگرس کی طرف سے ہندو مسلم سمجھوتے کے لئے جو شرائط پیش کی گئی تھیں۔ انہیں منظور کرنا چاہیئے۔ یا مسترد۔

—— بمبئی ۲ جون۔ مسلم لیگ کے دفتر کا بیان ہے۔ کہ کانگرس کی تجاویز کو منظور کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کے پہلے ہی دن ہو جائے گا کیونکہ مسٹر جناح کانگرس کی تجاویز اور ان کے متعلق اپنے نظریہ کو کونسل کے ممبروں کے پاس بھیج چکے ہیں۔

—— شملہ یکم جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خان کو گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے سر محمد یعقوب کو کونسل کا عارضی ممبر مقرر کیا ہے سر محمد یعقوب نے آج اپنا نیا عہدہ سنبھال لیا ہے۔

انتظامی پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خاں مولوی فاضل پرنٹر کے چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا